

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِذَلِكَ الْكِتَابِ الْبَرُّ

محمد باقر قزوینی و دیگران که درین بیان سعادت مشیون کتاب مستطاب مشتمل بر حالات و کرامات  
حضرت امام زمان (عج) و الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سمرقندی قدس سره می باشد

۳۵۷



# ارحال مجدد وصال احمد

تألیف و تصنیف ناظم و نثار شیرین بیان سخن شیخ جناب نشی محمد انوار الدین احمد صاحب  
مالک کتب خانہ عام و نگارنده حسیه حامدی متخلص به اغراز صدیقی نقشبندی و مجتبی رامپوری

مطبعه دارالکتاب و المطبعه المجلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ اللعالمین حبیب رب العالمین حضرت  
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ ازواجہ و ذریعہ ہمیں تبد و بندہ کبریا را سید ارغفرت کردگار  
 جل جلالہ و عظم فوالہ خادم خدام حضرت نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللعالمین محمد اعجاز الدین احمد بن مولود  
 غلام الدین احمد المعروف بطیو عالم صدیقی نسباً و نقشبندی مجتبیٰ طریقتہ غفر اللہ لی ولہ عرض کرتا ہوں  
 کہ یہ رسالہ وصال احمدی زبان فارسی تہ حضرت شیخ محمد الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت امام ربانی مجدد  
 الف ثانی نقی اللہ نقی عنہ تھا۔ چونکہ فارسی زبان سمجھنے کی شخص میں استعداد نہیں ہوتی ہے۔  
 اس سبب اس پتھر ذریعہ فقیر خالص امام کے ہر صفحہ کو دو حصہ کر کے ایک مرتبہ حضرت شیخ صاحب مہج  
 نقل کیا۔ اور دوسری پر مقابل میں اس کا ترجمہ اردو لکھا۔ اور بعد اس کے شجرہ و حال نقشبندیہ مجتبیٰ ذریعہ تاریخ و واقعات  
 و وفات و جلے فرار پڑا اور اس کے بعد نسبتاً تہ مجتبیٰ از ابوالکرام اشرف الملوک حاجی تہ علیہ السلام  
 تہ حضرت لانا و شہرہ لیاں محلی انہی صاحب ظلمہ اعلیٰ منظوم لکھ کر اردو ان احوال انہی کی خدمت میں  
 لکھ کر دکھایا جس سے شکوہ قبول فرما کر اپنی محبت سے خطا و آقا حضرت علی بن اسلمہ مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کیا اور اس کے  
 نیاز مند کے واسطے لکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الموت جسرا يصل  
الحبيب الحبيب واطهر في ارتحال الدنيا  
كل امر عجيب وغريب وابرز نوارق  
الخوارق في سحائب ايدى الاولياء  
واشرق شمس الكرامات في مشارق  
ايدى الاحياء والصلوة والسلام على  
من اعجز الخلق بالمعجزات وظهر  
معجزاته في الاولياء بهوى الكرام  
وعلى آله واصحابه واتباعه  
اجمعين

اما بعد کمترین فبا محاربان آستانه اولیا  
و کبرترین نیازمندان ورثه انبیاء فقیر زالدین  
ابن شیخ ابراهیم الفقیه بندگی الاحمدی شریف تبرکات  
میلوتانی نماید که بعضی اغراض اصحاب بایشان از حضرت  
درخواست کردند که کلمه چند در میان بعضی خوات  
و کرامات حضرت قطب الاقطاب و غنی ثلوثا  
اعلم الزمان ما محل الویست مجسده المله محمد  
شیخنا و امامنا شیخ الاسلام و المسلمین الشیخ ابو القاسم  
قدس الله سرسجاده بسمه الاقدس که تعبیل و صل

ہمیں حمد و ثنا اُس ذات پاک کے زیر سایہ رحمت و کرم چلنے والے  
 ہیں کہ دوست دوست کی طرف پہنچ جائے۔ اور  
 اپنی دوستوں کو کوچ فرمائیں بہت سی عجیب و غریب  
 امور کو ہدیہ فرمایا۔ اور وہ دوستوں کو ان کے  
 ہزار ہا بھائیوں کی چمکادیں۔ اور ان کو ہاتھوں کے  
 مشرق و صدمہ آفتاب کرامت کر دکھادیئے۔ اور  
 درود و سلام اُس فخر نام پر ہو کہ جسے معجزات  
 خلق کو عاجز بنایا۔ اور ویسا ہے کرام میں اپنے  
 اعجاز کو بصوت کلمات ظاہر فرمایا۔ اور ان کی اولاد  
 و اصحاب اور جملہ متبعین پر درود و سلام ہو۔

۱۱  
اسکے بعد فقیر حقیر خاکِ آستانہ اولیاء سے کرام  
اور کمترین و نیاز مند و رتہ انبیاء سے عظام شیخ <sup>بدر الدین</sup>  
پیر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ ہند کا  
ظاہر کرنا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت قدس سرہ  
فراس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمہ یہ نہیں  
بعض حواری اور کرامتیں حضرت قطب الاولیاء  
اور غوث الاولیاء و علم الزمان اکمل الیوت مجدد  
محدث الامۃ شیخنا و امامنا شیخ الاسلام و المسلمین  
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

پیش از انتقال و قبیل بار انتقال خود پچاس سال  
و ایام انتقال خود و مایقار نہ از انقضای پچاس سال  
اند و نیز تحریر آرد و کراماتے کہ بعد سال  
ایشان نماہر گشتہ بنویسد۔ اجابتہ للسؤل۔  
سعادتی و دینی دولت تہ اقدام نمود۔

و ہر پہ در وقت تحریر یاد آمد در قید کتابت  
و این رسالہ را وصال احمد علی بن ابی طالب علیہ السلام  
و اتوفیقی۔ بدانند کہ حضرت ایشان قدس را لا ۱۰  
در ماہ شعبان سنہ یکہزار سی و سوم خلوت  
گزیدند۔ و آنرا اختیار نمودند۔ و موصی جہا  
از حوینی متعین کردند بغیر از نماز جمعہ از پنجابروں  
انفی ۱۰ در وقت صلوات خمس خلوت خانہ او  
میکروند۔ کہ چند کس مسجد و دازبان بہت عمت  
دروں میرفتند و بعد از اتمام نماز بعزت رجوع  
میکرد و تا البس تحت ایلان شاہ سبحانہ نمواست  
بر خلوت بودہ اند و دم آنرا داشتند و ازین  
بکلی ہمین بودند و از بعضی تجامی خلع کردہ۔

حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب  
اسرار سبحانی شیخ محمد سعید مدظلہ العالی  
مصحف سلیمان را بہ نقل کردند کہ عصمت پنا  
حضرت الدہ شفیق را بند۔ کہ ثببات بود

جو کہ حلت فرمایند بچشمے یا بعد کو طوہیں آئے  
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ سے از روئے  
پیشین گوئی کے بتو انتقال کے سال و ایام کو  
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا۔ لہذا اگر سال  
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس  
معنی پر پیش قدمی کی۔ اور جو کہ وقت تحریر کے  
یاد آیات سلم کے حوالہ کیا۔ اور اس رسالہ کا  
وصال احمد علی نام لکھا۔ اور اب اللہ تعالیٰ

عصمت او تو فریق کا طالب ہوں یہ معلوم ہو کہ  
کہ حضرت قدس سرہ لا قدس ماہ شعبان سنہ یکہزار  
تینتیس ہجری میں گوشہ نشین اور خلوت گزین تھے  
اور ایک خاص جگہ انہو مکان میں تفر فرمائی۔ کہ غیر  
اداکر نے نماز جمعہ کے اس جگہ سے باہر تشریف نہ  
نہیں جوتے تھے۔ بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں  
مع چند باران الطیت کو ادا فرماتے تھے۔ اور وہ کو  
بنور تمام ہونے نماز کے باہر چلا آتے تھے۔ آخر جن  
دم آپس تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی  
اور خلوت سے انقطاع کلی و محبت دوری تھی  
میر و مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی  
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد مصطفیٰ  
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

و حضرت ایشاں ارشاد فرمایا اچھا لیل میگزیدو ناگا  
 بعد دوپہر شب بے سوس آندند وین بر سر تخت  
 نشستہ بودم و تبیح میخواندم و از ایشاں پرسیدم  
 کہ شما نماز تہجد کدرا دہاید۔ فرمودند کہ ہنوز نگذرا  
 چوں ملاشتہ و رغوینہستم بخاطر رسیدگی  
 و از یکشم بعد از ان بہ تہجد برخیزم غفلت خواب  
 کردہ لعبہ از ان برخاستند و آب و وضو لیند  
 و وضو میبایاختند۔ کہ از زبان من برآمد کہ مشغول  
 و اندانام کرا از ورقی ہستی محو کردہ باشند  
 و نام کرا ثابت و داشتہ۔ فرمودند کہ تو بار  
 شکست تردد میگوئی۔ چہ باشد حال کسی کہ  
 می بیند وی داند کہ نام او حقیقتہ وجود مکررہ  
 و اشارہ بخود نموند۔ و نیز مرد و خندوم زادہ سلبا  
 رہبا از محبت نیاہ نقل کردند کہ من از حضرت  
 ایشاں قدس سرہ الاقدس پرسیدم کہ کیا این  
 ہمد انقطاع و اترو از خلق و این ہمہ بی تعلقی  
 و بر خستی با عیال و ملت ان چہ احتیاج کرد  
 فرمودند کہ حقیقتہ آنست کہ من دین فریگی  
 خود جسم مژدہ۔ و ایام و فوات من بسیار  
 فریب ہست کہ سیکہ پین احساس نماید اورا  
 نمی باید کہ خود را بر جوہر عبادت اندازد۔

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرمائی کہ میں شریعہ  
 کو حضرت قدس سرہ خاتون خادہ میں شہیداری کرتا  
 تھا۔ کہ کیا ایک پھرات گزرتی تھی کہ اندر کس  
 تشریف لائے۔ او میں مشتے پر پہنچی تھی تبیح پڑھ  
 رہی تھی یا نہت کیا میں نے آپ کو نماز تہجد اور کرلی فرمایا  
 ابھی نہیں۔ چونکہ میں اپنے میں گیدہ بہت سی پائی  
 اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ قدر آدم کر کے واسطے  
 تہجد کے اٹھوں۔ بلکہ اگر ایک غفلت خواب جتنا  
 فرما کر لکھے۔ اور پانی طلب کر کے غسل کیا میرا  
 زبان سے نکلا خدا جانتی کی راست کہ نہ نام نہ  
 ہستی جو مٹا یا گیا ہوگا۔ اور کیا لکھا گیا ہوگا۔  
 ارشاد ہوا کہ تم از و تر شکستہ و دے کہ کہتی ہو  
 کیا حال ہوگا اس شخص کا جو بجاتا اور تہجد پڑھتا ہے  
 کہ نام سکھاتا دیا گیا۔ انہیں اشارہ ایسی جاتا  
 مہتا۔ اور یہی دونوں خندوم زادہ سلبا رہبا حضرت  
 محبت نیاہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سرہ الاقدس  
 سے دریافت کیا کہ آپ نے ستر لال و عیال سے  
 بی رغبتی و خلق سے و تعلقی کس لئے انقیا  
 فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زائدہ میر و زغال کا  
 بہت ہی تردد کیا۔ و تہماہیت ہی فریب ہر۔  
 جس میں آدمی کہ انسا معلوم ہو سکوتا یا لاویں

واز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر کیست  
غافل نباشند از غیر حق بچلیس کندند آنکه لغت کنند  
شما ہم مرا بخدمت بگذارید۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ  
از عصمت پناہ نقل کردند کہ قبل مرض از حضرت  
ایشان قدس سرہ پرسیدم کہ آثار یاں از حیوۃ  
و سر انجام ارتحال در شما ہویدا است؟ اشتیاق  
رفیق اعلیٰ پیدا است۔ پس از ہر صدق و خیرات  
کہ دافع بلبابت ہست یا؟ چہیست؟ جواب این صریح  
ہند خوانند **مصراع**

آج ملا و اکنت سپوں کچر ملک دیوں او  
اتھی حضرت ایشان میں ملت افغان پیش این  
میکردند۔

صنوع خیرات سر آ و علامتہ لیلہ بخارا  
بجای آوردند۔ و نیز ہر دو مخدوم مرادہ از  
نقل کردند کہ روزی در ایوان کہ میگذاشتند  
نیکمہ زدہ بودند۔ فیہ بودند کہ دیں سر ما دیں  
نمائے خواب خواہم کرد۔ عرض کردند کہ مگر  
در خانہ کہ برائے خلوت است کردہ اید آنجا  
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نہ گفتند کہ بس کجا  
نہ خواہم ہیکہ کہ مفرودند ازیر چاہی جانید  
تا خود نمودن چہ ناہر فرمود۔ اتفاقاً در آمد۔ سہرا غلام

کہ پیکر نبرد عبادت میں مشغول کری۔ **الشیخ**  
اور دو اور ملا و تلاوت قرآن جمید و ذکر وغیرہ سے  
ایک دم غافل نہ ہو۔ او غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار  
کری۔ پس میں حاجت پناہوں کہ تم سب ہی بجا خود پناہ  
چہرہ زدہ۔ او نہی دلوں مخدوم زادہ عصمت پناہ  
نقل کرتی ہیں کہ میں نے محلہ پناہ یک حضرت قدس سرہ  
سودا یافت کیا کہ آپ میں فغانی نا امید کی نہ کری  
اور سامان کو چ کا ظاہر ہے۔ او شوق ملاقات  
رفیق اعلیٰ باہر ہے۔ پس اس قدر خیرات کہ دافع بلبابت  
کس لئے کرتے ہیں۔ جبکہ جواب میں صریح ہند  
صریح آج ملا و اکنت سپوں کچر ملک دیوں وار۔  
یعنی اگر مجھے یہ یار تو جان مال سب کچھ کروں  
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں  
ظاہر و پوشیدہ دن و رات بہت کچھ خیرات  
و سیرات کی۔ او نہی دلوں مخدوم زادہ حضرت  
عصمت پناہ نقل کرتے ہیں کہ ایک وقت حضرت  
قدس سرہ اس مکان میں کہ عین نمودن باش ایجا تھا۔  
نیکمہ لگا ہوا ہوئے تھے۔ فرمایا کہ ایک مہی جاپی  
اس مکان میں نہیں ہونگا۔ لوگوں نے عرض کیا  
شاید اس مکان میں کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا  
قیام فرمائینگے۔ ارشاد ہوا اس جگہ ہی نہیں۔

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاد فحل کردند که در سنه  
یکهزار و بیست و چهارم که عمر ایشان در آن  
سنه پنجاه و سه سال بود۔ میفرمودند که کمر  
خود را از شصت سال تجاوز نمی بینم  
و آن قضاء میرم مشهور میشود و در آن سنه یکهزار  
و سی و دوم با جمیع مخدوم زاد قلمی منسوخ نمودند  
که در عوض اجازت نامه دنیا اجازت نامه حضرت دادند  
و ایام عمر نزد یک است و صایا یک بیک  
قلمی منسوخ نمودند۔ اگر ذوق تفصیل این سخن باشد  
لیکن ابواب آن حضرت قدس سره رجوع نمایند  
و دقت مخدوم زاد را با ملازمت آنحضرت  
قدس سره با جمیع رسیدند بایشان خلوت  
کردند۔ و فرمودند که مرا با جهان و جهانیان  
از بساطی نمانده است۔ مرا می باید گذشت  
ایشان بسیار اعطراب کردند۔  
فرمودند که سنت ما از قدیم شده آمده  
اعطراب نباید کرد۔  
و در سنه یکهزار سی و سوم پیش از حال و پیش  
ماه کتابت بمقرّب آنحضرت خاقانیه  
صادق خاں بقرب سفارش حاجت نمود  
نکاتش منسوخ شده بود و در مقبره آن حضرت

پیر خندم زاد با عرض کی که بچه کسان و فانیان خود  
ارشا گیا این کافول میں کسی میں نہیں کہ خود بخود کیا  
ظاہر ہوتا ہے۔ اتفاقاً تو ہم سہرائی آنکس عالم  
فانی سے بعالم جاودانی حلت فرمود و مخدوم زاد  
فحل کرتے ہیں مثلاً یکہزار و سی و سی و سوم  
عمر آنکس سال کی تھی۔ فرمایا کہ ساٹھ سال سو زیادہ  
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اور یہاں تھا میرم  
ظاہر ہوتی ہے۔ اور سنہ یکہزار و سی و سی و سوم  
و فانیان خود فرمود کہ تحریر فرمایا کہ نامہ عالمی یکہزار و سی و سوم  
اسکو کہ اجازت نامہ دنیا عوض آخرت کا اجازت نامہ  
اور صیت ہی کا ایک اتفاق فرمائی جو کہ مفصل کنوینت  
مردوم ہو چیت کہ فانیان خود فرمود اجیر شریف میں  
آنحضرت قدس سرہ لاقس کی ملازمت میں حاضر ہو  
آپو تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجھ کو جان و جہان تو  
کچھ ہی تعلق نہیں اسباب مجھ کو چھوڑ دینا چاہئے۔  
یہ فکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی۔ فرمایا کہ  
طریقہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سچا آداب ہے اسکی وجہ سے دنیا  
ہو نا چاہئے۔ اور سنہ یکہزار و سی و سی و سوم  
چہ ہینے شریف ایک جہت میں سفارش میں ایک خط  
مقرب حضرت خاقانیه صادق خاں کو  
تحریر فرمایا کہ۔ اسوقت میں یہ نصیر ہی حضرت

ایستاده بود و سحر میراند و ایشان می نوشتند  
و فقیر طاعتی که نوشته بودند که معلوم شمرده شد باشد  
که با دوشاد فقیر از خدمت سلطان فرمودند از آن وقت  
خلوت و انزوا اختیار کرده است و بنایا به اینها  
اوقات بحسبیت میگذرانند - چون یک شهر رسا  
و با سحر میگذرانند معلوم نمیشود که در سال حیوانی  
آید که خشت نباشد -

چون خلوت ایشان شش هفت ماه کم و بیش  
ایشان ایاضه ضیق النفس که هر سال مضرحتا  
ایشان بود و سحر هم همراه و گمان من آن بود  
هفت و نیم می بگذشت و آنکه از سالها به دیگر  
در کمال غلبه از دیاد بوده و مخلصان را از حوصله  
صحت یا سیه شده -

روزی بدارت بانی مخدوم حضرت شیخ محمد سعید  
ر به فرمودند که امشب حضرت عفت ثقلین  
قدس سره را در واقعه دیدم - و در باب  
من انواع عنایات اشتقاق میفرمایند -

و زبان مبارک در زبان من انداخته فرمودند  
که مردم در سحر شعر ما افلاک شمس  
الاقول لیلون شمسنا به آب  
علی افق الشمس الی الا فترک

خدمت قدس میر حاضر تھا اور اس نے فرمایا  
اور ایک تحریر کو دیکھا جا تا تھا لکھا تھا معلوم  
ہو کہ کہ جبے بادشاہ فقیر کو خدمت مطلق فرمایا  
اسی وقت سونہائی اختیار کی ہے - بنیاد  
سجائے اوقات بحسبیت گذرانے کیونکہ اس  
بہر سال و باہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے  
کہ اس سال میں نیک و فاجر کے باقی خوش ہوا  
جبکہ زمانہ تنہائی کا چہ سات مہینے کہ ہو گیا -  
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت  
سہرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخاک کے لاحق  
میر سے خیال میں وہ دن شہر یونانی کو  
تھا - شواہد امراض کے نسبت کہ فقیر نے  
زیادہ تر تھے - مخلصوں کو صحت سی و باہوتی  
فعل ہے کہ اکثر عارف بانی میر و مخدوم زاد  
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ فرمایا کہ آج کی رات  
حضرت ثقلین قدس سرہ کی سیر خواہ میر  
نہایت میر بانی او عنایت میری حال پر فرمایا  
اور اپنی زبان مبارک کو میر سے منہ میں ڈال کر  
فرماتے ہیں کہ میری اس شعر اقلت شمس  
الاقول لیلون و شمسنا بہ آب  
افق الشمس الی الا فترک





رومی آورد و ملائکہ کہ درین مزارت رسید  
 معالہ عافیت بآن نسبت اندر دکن کن  
 دیو لا بکار شاخت الا عظم قدس سرہ  
 فرستے و تحفہ در آن صنعت و طبابت  
 بنوید صحت ایشان سرور ساختند آنحضرت  
 محض و گشتند و فرمودند سبحان اللہ تعالیٰ  
 آن معاملات کہ درین یکس ناما میدی آورد  
 مندی شاہدہ یک کہ دم درین وقت  
 وجہ صحت ہمہ ستو گشت۔ اما چون حضرت  
 ایشان را ہمیشہ موجب کل یوحی ہوتی نشان  
 آنا فانا معاملات جب او نسبتاً آرزو مید  
 و بقتضای ہر مقام محکوم حکم میشدند۔  
 فقہاں ہمچہ خبر و حق ایشان باعث  
 عزامت نبود۔  
 کہ خلیل را با خلیل نارسوستان بحیثیت  
 و تاریخ و وارث ہم محرم ۱۲۲۲ کہ کثیر از سچی چاہا  
 گفتہ بودند کہ مافروردند کہ میان چہل و پنجہ  
 روز مقبرہ خواہر شد۔  
 و سبب تعال را گمان آن شدہ بود کہ سبب  
 وصال ایشان ہمچہ صنعت بہت در چوں  
 صنعت نہ کرد و صحبت آورد۔ یک کہ ہمارے چہ

رات کی سختی کے کم مہجانیسے حسرت افرو  
 کرتے تھے۔ اس واسطے کہ وہ تکلیف دہ آرامی  
 میں راحت لذت نہی۔ اور فرما کر تھے جو  
 او جلالت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے  
 وہ احت عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔  
 حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت نہی حضرت  
 غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت  
 حال ہوئی۔ اور صنعت جبار مارا۔ طبیبوں اور دوا  
 دہ کو جو خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ  
 فرمایا۔ سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت  
 مایوسی اور رومندی میں حاصل تھے۔ وہ سب  
 صحت کے سبب پور شدہ ہو گئے۔ چونکہ آنحضرت  
 قدس سرہ کو ہمیشہ موجب کل یوحی ہوتی نشان  
 آنا فانا معاملات جدا گانہ اور کثیراً روزانہ برقی  
 پر نہیں اس واسطے کسی خبر کا بآنا ایک حق میں نقصان  
 کا نہ تھا۔ کہ وہ کوئی دست گتہ ساتھ آگ و باغ بر آوی  
 اور میر محمد زانو فرمایا کہ با بیوں تاریخ محرم ۱۲۲۲  
 ایک ہزار و تیس میں مجھے فرمایا کہ کچھ شیل اور چھل  
 کہ در میان میں مقبرہ ہوگا۔ خود ان کو گمان ہوا کہ شاید  
 اسی شخص ہیں یا کمال ہر گاہ کہ نہ کہ صنعت ہو  
 بصحت آیا۔ یہاں تک کہ آپ اسطے نماز کے مسجد

خالد ایک ہفتہ بیسی نماز گزار رہے ہوتے۔

وہ روزے عافیت نصیب شان گشت کے مستحق  
رازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ در میان  
چہل و پنجہ روزہ نماز گزار گشت۔

وہ روزے طاری شدہ و آن شہود ابرو  
حل نمودند۔ و تا ویلات و تغییرات کردہ  
نسلی خاطر خود میسر کردند۔

آیا آنحضرت از روز حصول آن خطاب تعداد  
ایام میگردند۔ و منتظر نوز وصال میبودند۔  
چنانچہ در شب پنجم شب سبت و دوم صفر در  
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز از آن معاہدہ  
روز سبست آید۔ و از رجبہ شود۔

مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمیہ  
نقل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر  
کہ حصول آن در حق شہر متصور است۔

و محل حصول آن سرور علیہ علیہ السلام  
مرغیبیہ از آن حال گشت۔ مخدوم زادگی فرمودند  
کہ از سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ این سخن  
الْبَوْمَ أَكَلْتُ لَحْمًا دَنِيًّا وَ أَتَيْتُ عَذَابًا  
وَرَجَعْتُ لَحْمًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَنِيًّا

ی ماندگار ایشان از عالم خواہ برد۔ ازین حلقہ

جہاں از دنیا با غنث و افراستہ۔ اسمی یک  
ہفتہ گذر گیا۔ کہ گوشت کے خیال سے فرما  
پیشتر اور پچاس کا ہمارا۔ اسکو اور قیام  
عمل کرتے تھے تغییرات اور تا ویلات سے بڑھ  
دلوں کو الجھناں اور تسلی دیتی تھے۔

لیکن آنحضرت قدس ہ الاقدس وصال کے دن  
مشترک اور ملاقات کے دنوں کو گنتی تھے  
چنانچہ جمعرات کی ات بائیسویں صفر کو خدام  
فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا چالیسویں  
ہو۔ دیکھئے اس میں نہیں کیا ہوتا۔

اوپر مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمیہ  
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت  
فرمایا جو کمال کہ انسان کو واسطے حصول امر  
الحصول ہیں۔ بظہیر جناب سائنات صلی  
علیہ وآلہ وسلم کے مجاہد اُس سے حصہ حاصل  
مخدوم زادہ سیر فرماتے ہیں کہ اس بات  
سننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔

اور سمجھائیں کہ مقتضا آیت کریمہ الْيَوْمَ أَكَلْتُ  
لَحْمًا دَنِيًّا وَ أَتَيْتُ عَذَابًا عَلَيَّ لَئِنْ  
وَرَجَعْتُ لَحْمًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَنِيًّا  
شاید اس عالم سے کچھ فرمائیں گے۔ بلکہ اس طرح

بسیار حشمت و تفرقه کشیدم و روز پنجشنبه  
 بست سوم مفروقت عصر قبا با بصوفیان نشست  
 میکردند و در آن وقت فرجی تنہا پوشیدہ  
 بودند و در قباے فرجی قباے دیگر برسید  
 متناوبہ و سردی در آنست کہ وقت و بار  
 صاحب نماز شدند۔

و عارف بانی محمد و مراد کی حضرت شیخ محمد مصمم  
 سلمہ رب الفضل کردند کہ آنحضرت پس شب و پنجشنبه  
 برخاستند و وضو ساختند و نماز تہجد ایستاد  
 گذاشتند و فرمودند کہ ایس آخرین تہجد است  
 بخاطر فقیری آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز  
 بیمار شدن و از عالم رفتن گویا در پنجشنبہ از انبیا کثر  
 کائنات علیہ السلام و آلہ السلام و اہل بیت  
 شدہ زیرا کہ آن سرور علیہ السلام و اسلام نیز از  
 مرض صحت یافتہ بودند۔ لہذا صلی علیہ و آلہ و سلمہ  
 شد و اندر آن بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف بانی محمد و مراد کی شیخ محمد مصمم  
 و شیخ محمد مصمم سلمہ ہمارہا نقل کردند کہ در  
 صنعت بہ حافظ عبدالرشید فرمودند کہ در  
 رجبہ را آنست بہجت منتقل یار۔

بہت کچھ صدمہ و ریشہ آنی کھینچا سینہ۔ بیا نکند  
 جگر است کہ آن تہیوں تیغ صفر کو وقت عمر کے  
 قبائیں و ونیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ ایوقت  
 آب فقط فرجی پہننے ہوئے تھے جبکہ کھنکھ  
 حسب بات پنج قبا کے فرجی پہننے تھے ایوقت  
 قبا تھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا۔ اور آپ کہتے

میرے محمد و مراد و عارف بانی حضرت شیخ محمد مصمم  
 سلمہ رب الفضل کرتے ہیں کہ آنحضرت اس بات وقت  
 تہجد کرتے تھے۔ اور فرمود کہ نماز تہجد کہرتے  
 ہو کر تہجد ہی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد جاری ہو  
 بدو سننے اس بات کے میرے دل میں آیا کہ بھلا  
 صحت پاکر بخیر جہاں ہونا گویا اس عالم سے حرکت کرنا  
 اس لئے کہ اس میں ہی بیروی جناب سرور عالم صلی علیہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ وہ ہی آنحضرت قدس سرہ  
 کو نصیب ہو۔ چونکہ جناب و عالم صلی علیہ و آلہ و سلمہ  
 بھی اس طرح پہلے صحت پاکر چند روز بعد بخیر جہاں  
 ہو کر اس عالم سے حرکت فرما ہو۔

میرے محمد و مراد و عارف بانی حضرت خبا  
 شیخ محمد حمید اور خواجہ شیخ محمد مصمم سلمہ ہمارہا  
 نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت صحت میں حضرت  
 عبدالرشید سے فرمایا کہ دُور ہو کہ کوئی

بعد از ان فرمودند کہ یک و پیر را بیان زند کہ در  
در دل بیگوید کہ فرصت کجاست کہ انکشت بد  
سوخته شود شیخ حبیب خاں عرض کرد کہ حضرت  
چون ایام سرماست بجا خواهد آمد۔ نسبت  
فرمودند کہ ملا حبیب طولی دارد وقت کجا  
اما جنس کسند چون انکشت آوردند۔ انکشت  
بیکر و پیر بر سے خود جدا کردند۔ و فرمودند کہ انکشت  
برای ما کفایت خواهد کرد۔

باقی باندروں دادند۔ و آن انکشت کے برائے  
خود جدا کر دے۔ در ساعت سال انکشت  
باتمام رسید دیگر انکشت نماز دیر مرض انکشت و علم و  
برائے انکشت نماز و ترا حال سخت بودہ۔

و بعد از ان فرمودند کہ ملا حبیب خاں  
می آوردند۔ و در وقت بیان معارف تھان  
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چون بقیعت  
صحنہ میں تمام تکلم فرمود۔ حضرت مخدوم زادگان  
حضرت شیخ محمد سعید سلار بک عرض کردند کہ حضرت  
سلامت صحت تمام احوال میں تمام سلامت۔

معارف اما وقت صحبت توفیق کند فرمودند  
کہ وقت کجاست کہ فرصت کرنا شاید کہ وقت  
دیگر زبان یاری نکند و حضرت ایستادین

انگشتی کے لائو۔ بعد از ان فرمودند کہ ملا حبیب  
لایو۔ اسو است کہ کوئی واعظ دین کھتا ہو کہ اسوقت  
فرصت کہاں ہے۔ جو دور و پیر کے کوئلہ بلا  
شیخ بنیاد مخدوم نے عرض کی حضرت سلامت نام  
سر دی کا ہے کام آئے۔ اس پر فرمایا کہ نہ  
استقامت دلازی وقت در زندگی کی امید کہاں  
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کے لئے انکشت۔ انکشت سلار  
کر جدا فرمایا کہ اسوقت ہمارے واسطے کافی ہیں۔

اور باقی ایک و پیر کے زمانہ غائبین ہوا دی۔  
اپنے واسطے جو ایک و پیر کے جدا کئے تھو وہ وصال  
وقت انکشت سم ہو۔ اس حالت میں صحبت  
کی حالت سوزیادہ و معلوم اور معارف انکشت  
ظاہر ہوئے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت  
ظاہر و ہدیہ الیا۔ ایک زعمان و حقانیت کے  
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ صفت و زانو ان  
سبب سے طاقت گویائی کی نہ رہی۔ مخدوم زادہ  
حضرت شیخ محمد سعید سلار بک عرض کی کہ حضرت  
صحت آپ کو بہت ہو گیا ہے۔ بیان معارف کو  
سنتے وقت تک توفیق کج۔ ارشاد ہوا کہ  
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کی کوئی  
شاید دوسرے وقت باری باری نہ ہو جس

ہمہ نماز پابے جماعت گزارند الا ماشاء اللہ  
و قومہ جلسہ نماز ترک فرمودند۔ و ادعیہ اور اد  
بہر میل مقنا و میخانہ تہ۔ و سبجہ و قبیقہ از دکان  
شریعت و بیع ادب سے از آداب اعمال  
فرمودند اشدت کردند۔

و سرور در رعایت جزئیات و قبیقہ ملت  
بیمنا از حال صحت تفاوت بنودہ۔

و در شب شبہ شبہ کہ روز وصال ایشان  
بود۔ فرمودند از صبح لیل اشتیاق بوصول  
جاء علی بابین عبارت گفتند۔ و اشارت  
بیتین روز وصال کردند۔ و بعد از حضور کہ بر  
دارای ایشان میگردند۔ در آن شب فرمودند  
کہ شابہ یا محنت کشیدید۔ ہمیں محنت کشید  
و آخر بار حضرت استغراق و فرزندگی برایش  
قالب شدہ بود۔

و آن وقت ثارت بانی مخدوم زادگی حضرت  
شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کردند کہ حضرت سلامت  
ایں غیبت شما از استغراق است یا از خواب  
فرمودند کہ از استغراق است بعضی معائنات  
و حقان و حیان است۔

و چونکہ ہمہ تا کاہر کشف شود۔ و تا ہمہ

اور از انبار کوئی نماز آنحضرت قلم سرور بدین  
کہ نہ چہ ہی۔ الا ماشاء اللہ حسیا کہ چاہے قوم او  
جلسہ و انفراتے تھو۔ پاکہ دعا و وظیفہ مقرر نہا  
سبب و انفراتے تھو۔ اور کوئی دقیقہ قنایں  
سہ اور کوئی آداب اعمال سے ترک فرمایا۔

اعمال سرور محال صحت سے کسی جمعیات شیعہ میں

طرح کافرق نہوا۔ آنحضرات منگل میں کہ در حال  
آنحضرت قدس سرہ کا تہا فرمایا از صبح لیل  
یعنی صبح ہوا و رات کشتیاق وصال حق  
جل و علی میں مانتہ اس عبارت بالا کے گویا ہو  
اور در حال کما مقرر فرمایا۔ جو خدمہ میار داری  
اور خدمہ نگذار کیے واسطے حضور میں حاضر تھے  
اسنے اس رات میں فرمایا کہ منہ بہت محنت  
او تہائی اب ہی رات محنت کی ہے۔  
اسکے بعد سبب غصہ کہ استغراق او پر پیش  
آپ پکاری ہوئی۔ اسوقت عات ربانی  
میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے  
عرض کی کہ حضرت سلامت غیبت کی پر تھو  
سہ ہے یا خواب ہو۔

ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہر بعض معاملات  
اور خیالیں پریش ہیں۔ اسنے وجہ کہ تاہوں

و ان معاملات را بابت ان بیان منسوخ  
و ان معاملات از غوامض اسرار بوده و اکثر اوقات  
درین جن صایا میفرمودند و تحریفین مستحبت  
سنت سنیہ و اکثر طاعت ضعیف میگردد و تغییر  
که شریعت از بدین خود خواہد گرفت  
و نیز فرمودند کہ اَللّٰہُ یُحِبُّ اَللّٰہِیْنَ  
صاحب شریعت هیچ دقیقہ را از دقان  
لغض فرو گذاشتہ

و نیز فرمودند کہ چہیز تکفین برکات اتباع  
نبوی علیہ السلام در ہذا الصلوٰۃ  
رعایت حدود و شریعہ بجا خواہد آورد و قبل  
ازین بصورتیہ فرمودہ بود کہ پناہ منوالم  
کہ از حال من پیش از تو نداشتہ

باید کہ شایع مہرین من بباری  
و نیز وصیت فرمودند کہ قبر مرا درجا گننام خواہ  
ساخت - محمد و مژادگی حضرت شیخ محمد  
ربیع عرض کردند کہ حضرت سلامت قبل ازین  
شما فرمودہ بودند کہ قبر من در گنبد فرزندہ  
محمد صاوق خواہ شد

و ان مصلحت را تمین فرمودہ بود و شرافت  
و برکت ہذا نسبت آنجا را بیان نموده بودند

ناکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان  
معاملات کو انہی ہی فرمایا - وہ انہی ہی اسرار  
کی باریکیاں نہیں - اس بیماری میں اکثر اوقات  
وصیت فرماتے اور اتباع شریعت بلند و بلند  
ملت پسند کی غرض سے لائے تھے - اور فرماتے  
کہ شریعت کو دانتوں سے کھینچو -

اور یہی اس وقت ارشاد ہوا اَللّٰہُ یُحِبُّ اَللّٰہِیْنَ  
اَللّٰہِیْنَ یعنی نصیحت فرمائی ہو کہ صاحب شریعت  
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے

اور یہ بھی فرمایا کہ میری کچھیز و تکفین میں اتباع نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت شریعت کی بجا  
اس سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا -

ایسا معاملہ کرنا کہ میں تمہارا سے پاس سے  
غفور سے محبت کرونگا - سچے مہر سے رو  
سویہ اکفن تیار کرانا - اور یہ بھی فرمایا تھا

کہ گننام جبکہ میں میری قبر بنانا - اس پر  
مخار و مژاد حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربیع فرمائی  
کہ حضرت سلامت آنچہ اس سے محصلہ

فرمایا تھا - کہ ہمارے قبر گنبد میں فرزند محمد  
کہ ہوگی اور جبکہ قبر کی یہی ہے جس میں فرمائی  
اور شرافت و برکت انوار اس جگہ کو کیا کہ

احوال نہیں میفرماتا مگر بے گنتے بودم۔ اما کمال  
 شوق من جنس نہیں ہے۔ و اگر چنین کنند نزد یک  
 والد زبرد گوار نگه دارند۔ و اگر اینهم نباشد در باغ  
 نگاہ دارند۔ و قبر مرا خام گذارند۔ و چنان کنند چو  
 مخدوم زادگی دین امور ایستادگی کردند۔  
 فرمودند کہ شما مختارید بصلاح شما گذارم۔ و بعد  
 آخر فرمودند کہ سنبجاسی کنم اگر طشت بیارند  
 الخاقا مولانا محمد راجہ خادم طشت مع خود گشت  
 دروید انداختہ بودند نیاورد و طرف بر گشت  
 فرمودند کہ درین ظرف قطرات خوانند بہت  
 ہماں طشت بیارچوں قرب وصال ایشان  
 منظور تھا کہ پس نبود و عرض کرد کہ میخوانم  
 کہ فاروہ حکیم بنامیم۔ فرمودند کہ مرا بجز یاد  
 کہ من بول نمیکنم۔  
 برداشتند بر فرش بر نشاندند۔  
 درینجا چند چیز بخاطر فاتر میرسد چوں ایشان  
 با طہارت نماز خجہ بودند۔  
 و معلوم ایشان بود کہ وقت از حال نزدیک  
 ترست۔ بخدا استند کہ بے طہارت  
 وصال فرمایند۔  
 کہ فضائل مہربان شدن طہارت بسیار آردہ است

ایست بسیار فرماتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں رکھا تھا۔  
 لیکن اس وقت مجھ پر ہی شوق ہے۔ اگر مکتوبہ منظور  
 تو قبر میرا والد بزرگ داس کے دفن کیجیو۔  
 اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو۔ تو باغ میں دفن کیجیو  
 اور قبر میری کچی رکھنا۔ بختہ نہ بنانا۔ جبکہ مخدوم  
 فرمیت کہ اصرار کیا۔ تو فرمایا کہ تمہاری راہ پر  
 چوڑا مینے جو مناسب ہو کیجیو۔ و طشت مع خود  
 فرمایا کہ میں سنبجاسی کروں گا۔ اگر طشت لاؤ۔  
 الخاقا مولانا محمد راجہ خادم طشت بغیر  
 ریت لا کر۔ جس میں ریت نہاں طشت کو نہ لائے  
 فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑھینگے۔  
 ریت لا لاؤ۔ چونکہ کسی کو گمان آئی کہ وہ صاب  
 کا تمہا عرض کیا کہ فاروہ حکیم کو دکھاؤ  
 فرمایا کہ مجھ کو اٹھاؤ اب میں پیشاب کروں گا۔  
 پس لوگوں نے اٹھا کر بستر پر بٹھا دیا۔  
 اس جگہ بے حلف کھنسا کہ اس وقت جب میں  
 میری خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فرماتے  
 با طہارت تھے۔ اور یہ کہ معلوم تھا کہ وہ  
 طہارت کا بہت قریب ہے۔ بخدا آئینہ کہ  
 طہارت کی طہارت فرمائیں۔ اس واسطے کہ طہارت  
 سادہ طہارت کہ عین بہت فضائل ہیں۔



اَنَّهُ فَرَّوْذُكَ فَمَطَرُخِ اِهْمَدُ جَبْتُ شَارِدُ بَشِشْ  
اِسْتَنْزَهُوْهُ مِنَ الْبَوْلِ قَاتَ  
عَاصِمَةُ حَكَاكِ ابْنِ لُقَابِرِ مِثْنُ  
کروند و ایام دوستی بر محفوظ داشتن خود از آن  
نمودند۔ دیگر آنکه چون مذکور حکیم ظاهر شد۔ از آن  
اعراض فرمودند۔ بحدیکه ترک بول کردند۔

و چون عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمی بزرگوار  
سمرقند لغت را ایشان مطالعه نمودند۔

با نظر سماع عرض نمودند کہ حضرت سلاست طبعیت  
شما چون است۔ فرمودند کہ ما خوبیم ایشان گفتند  
حضرت کلام خوبیت کہ شما را باین حال منجم  
فرمودند کہ آن وقت نماز را کافیت مولانا  
محمد اسلم خادم نقل کرده کہ فرمودند دو رکعت نماز  
کہ دریم کافیت و لفظان است۔ فرمودند این آ  
تکلم حضرت ایشان است ثبوت سید کہ  
آخرین تکلم صحیح انبیاء بارہ نماز بوده۔ ایشان گویا  
اتباع انبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات نمودند۔  
بعد از خط جان گرامی از جسد شریف آنحضرت رخصت  
نمود۔ اِنَّا نَبْرُوْنَا اِلَیْهِ اَجْوَنَ۔

وقت صیال مضطرب بر زمین خود بودند۔ وقت  
دست راست از زیر رخسار راست نہادہ بودند۔

اور یہ جو فرمایا کہ چینیہیں اُن میں بھی بیا رشارہ حدیث شریف  
کی طرف تھا۔ و حدیث یہ ہو۔ اِسْتَنْزَهُوْهُ مِنَ  
الْبَوْلِ قَاتَ عَاصِمَةُ حَكَاكِ ابْنِ لُقَابِرِ مِثْنُ  
یعنی جو پیشانی کے قطرے سے واسطے کہ اکثر قبر کا  
عذاب اسکی سبب ہوتا ہو۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا  
اُس سے اعراض فرمایا۔ یہاں تک کہ پیشانی کے قطرے  
جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمی نے  
آنحضرت کا سنسن زبا نہ چلتا ہوا پایا۔ بقرار ہو کر  
کہ حضرت سلاست آپ کی مزاج کا حال کیا ہے۔

فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا  
کہ آپ کو اس حال میں دیکھتا ہوں۔ کونسی خوبی ہو۔  
فرمایا وہ دو رکعت نماز، بھوکا کافی ہے۔ اور مولانا  
محمد اسلم آپ کے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت  
نماز جو پڑھیں مرنے کا کافی ہیں لفظ آن کا فرمایا۔  
یہ آخری گفتگو حضرت کی تھی۔ اس سوانہ بہت اچھا کہ آخر  
تک تمام انبیاء کا نماز کے بابت ہے۔ گویا آنحضرت  
قدس سرہ نے بھی انبیاء علیہم السلام کا اتباع کیا۔

بعد ایک منظر کے جان گرامی آپ کے جہم مبارک سر  
علیحدہ ہوئی۔ اِنَّا نَبْرُوْنَا اِلَیْهِ اَجْوَنَ اور آپ کی وہ سلاست  
کی وقت کیفیت تھی کہ دامنے کی ہستی سید  
رخسارہ کی نیچے تھی۔ گویا کہ قبلہ و لبطہ کیفیت

نواب شہزادہ فرما رہے تھے کہ مسئلہ انہزار  
جو تیس سو بیس تاج انیسویں صفر کو مثل کے دن چٹا  
کیوقت ولایت فرما ہوں۔ شہزادہ اپنی موافق  
نہ شہزادہ جاب السیاب صلی اللہ علیہ وسلم  
کر آؤں۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا بچھڑا۔  
لیکن سبب یہاں تک کہ نا کبھی جمع امور میں ساری  
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت

تین پہلے تاریخ وصال نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ بایں حساب کہ  
تاریخ انیسویں کو طلال بادریع الاول کا دیکھا گیا۔  
اوند سرور علی بیع الاول کی حضرت سرور عالم  
علیہ وسلم اس جہاں سے طاعت فرما رہے۔

اور حضرت قدس سرہ الاقدس انیسویں صفر کو  
طاعت گزریں ہو۔ گمان قاصر میں اس خبر کے  
زمانہ بیماری حضرت کا سا اہم کر کے برابر تھا۔  
موجب حدیث یہاں تک کہ صحیح بخاری میں ہے کہ

یعنی اگر وہ بچہ یا بیکال کیا کہ نہ بے سحر  
اب بیان سے دو کرا متبذ جو بعد وصال حضرت  
خامریہ تھے کہ انہوں۔ کہ حسن بیکر کے وقت  
حضرت کے جسم پر جو دھابہ بیکر شمس و زہر  
کبر سے آئے تھے دیکھا کہ وہ دونوں بقول ان

درستقبال قبیلہ داشتند بلکہ کہ حضرت  
وآن روز سبقت بہ بود۔ اول وقت سبقت  
شہر صفر مسئلہ انہزار سی چارم و عشرت ایشا  
موافق نہ شہزادہ بی بی بود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
گرایا این دقیقہ اتباع را نیز فرو گذاشت نکرد و نہ  
از تاریخ وصال آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشتر نکاح

فرمودہ۔

چمبر قول اکثر علما آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام دوم  
بیع الاول زحال فرمودہ انہزار سبقت دوم  
صفر و سبقت چہاں بیع الاول منور اگر گشت۔

پس بایں حساب کہ در پیش پیر غر علیہ الصلوٰۃ والسلام  
از عالم فرستند۔

گویا رعایت ادب کے لئے نسبت بایں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
تا جمیع امور بایں لازم نہ آیا۔ و گمان قاصر میں  
ایام بیماری ایشان بعد وصال آن سرور ایشاں ہو۔  
بحکم حدیث صحیح بخاری کہ اگر کسی کو

مرض ہر روز بخارہ ہر سال ایشان اگر دافذ  
اکثر اگر لڑا لڑا وصال حضرت ایشان نقل کفر  
اویں خبر۔ نہ غل ایشان حاضر بود و نہ تیکہ  
خداست کہ کبھی غل نہ آیا نہ تیکہ خبر دیکر کہ وہ تہا  
بافت بستند۔

وانہا ہم باخضر حلقہ دادہ۔ چنانکہ در نماز مستحب۔  
 و پیش ازین بعد از حال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد  
 سلیم ربوہ دستہا و پائہا ایشان را دراز کرده بودند  
 چنانکہ متعارف است۔  
 چون درین وقت مقصود میرین مشاہدہ کردند۔ حضار  
 بسیار تعجب نمودہ۔ و این قبض بدین اراغ علم غایت  
 و عجیب کمالات است کہ از حضرت ایشان بطور سرسری  
 و چوں جامہا فرو آورند۔ و بر سر غیر مثل سلف  
 کردند۔ در آن حال کہ پای مبارک ایشان بجانب  
 مشرق کے رہے۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر  
 مسنون بہت۔ چنانکہ در روضۃ الاحباب غیر آن از  
 کتب قبضہ و سیرتین بہت۔ دیدیم کہ تبسم فرمودند تا زیر  
 غسل بود۔ تبسم داشتند تعجب جامعان زیادہ تر شد  
 بعد از ان ایشانرا وضو آوند و دستہا مبارک ایشان  
 باز دراز کردند و راست ساختند۔  
 و بر بسیار مضطرب گردانیدند غسل طہارت میں کرند۔  
 چوں بر جانب بزمین مضطرب ساختند باز دست راست  
 بر دست چپ بستند۔ و چوں مضطرب جامعان بپایستہ  
 دست است و دست چپ را بپایستہ۔ و ہی اخلاصہ اما چنانہ  
 باقتیاد و توجہ مقبول رہے۔ کہ مذاق داد۔  
 حالانکہ اعتقاد غریب ایشان از مردم عوام تر بود

آستانہ پر باندہی ہوئی ہیں۔ اور انکو جسے کہ ساجد کیا  
 حلقہ کی ہوئی ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب۔ باوجود کہ  
 جلسے ماننے کے بعد حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سلیم ربوہ  
 نے ایکے انوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔  
 جیسا کہ دستور یہ حقیقت کہ دونوں ہاتھ حضرت  
 قدس سرہ الاقدس کے مات پینڈا ہوئے تھے۔  
 حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ عجیب کرامت  
 حضرت نظام ہوتی۔ اور جیسا کہ مبارک جہان  
 آثار اور تحت پر لٹایا فرمایا۔ کہ بطریقہ مسنون  
 پای مبارک جانب مغرب یا در فرقہ متدین  
 مشرق خود بخود ہر جہا کہ روضۃ الاحباب غیر کتب  
 اور سیرت سے ظاہر ہے۔ دیکھا میں کہ آپ مسکرا کر  
 او عمل فرمائیے۔ کہ مسکرا کر فرمایا۔ حاضرین کو اس بات  
 اور زیادہ تعجب ہوا۔ جس وقت کہ وضو کر لیکے۔  
 دونوں ہاتھوں کو سیدہ باہمیلا دیا۔ اور الٹی کر دیا  
 اگرچہ دیکر سیدہ ہی جانب تہنایا۔ اور جب سیدہ  
 طرف کرتا یا آپنے سیدہ ہاتھ کو الٹے پر باندہ لیا۔  
 حالانکہ قاعدہ یہ ہے جب سیدہ ہی ہاتھ لٹاتی ہیں سیدہ ہاتھ  
 الٹے پر ہرگز نہیں اٹھتا ہے۔ اور اگر پڑا ہی۔ مگر آپنے  
 گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا۔ کہ نگرا۔  
 حالانکہ اپنے کتب لکھنے پر موم ہی زیادہ تر نرم ہوتا

چون غنم ایشاں را حجت کفن بخش آوردند  
 او تہا دراز کردند حصار می دید کہ دستہا مبارک  
 با ہم سے آمدند تا آنکہ بر بند و چست بدراست  
 تبض کردند و خضر و ابیہام حلقہ دارند و چنانکہ  
 نماز مندر و است - غوغا از حصار خبر فاست عارت  
 ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ رب فرمود  
 کہ چوں مری ایشاں را پس است بگذارید صدق  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا كُنَّا نَشُورُ تَقْوَىٰ ذَٰلِكَ  
 فَضَّلَ اللَّهُ بَيْنَهُ هُنَّ كَيْتَاءُ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ط  
 وایشاں را البہ جامہ سفید کفن فرمودند - لقائہ  
 قویض و از ار و چاک قیض از دو طرفہ تکبیر کہ ہونہ چنانکہ  
 از روی ارباب مفتی بہ است - ایشاں اعمامہ نداد  
 چہ اتفاق جمیع محدثان و فقہا بر آن رفتہ کہ آن سرور را  
 صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کہ حضرت ابوبکر  
 راضی اللہ تعالیٰ عنہ چہ بجز از صحیح و اصول مستفاد  
 و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست  
 کہ عمامہ در کفن کردہ است -

و سبابت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشہور  
 است -

جیسا آنحضرت کی لاشہ مبارک و مقدس غسل دینے کے بعد  
 واسطے کفن پہنانے کے لائے اور اتوں کو پہلایا  
 حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دست مبارک پہر با ہم آئے -  
 یہاں تک کہ اگلے ہاتھ کے پچھلے پر دہنے ہاتھ کو پہن  
 کر نیچے باندھ لیا - اور پھیلایا کو لگو جوڑے ساتھ حلقہ کیا -  
 جیسا کہ ناز میں شہید ہے حاضرین نے عجیب آئین  
 دیکھ کر شور مچایا سوقت میر مخدوم زادہ حضرت  
 شیخ محمد سعید سلمہ رب فرمایا کہ مرضی حضرت کی بھی ہے  
 اسطرح چوڑو - پیچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے - یعنی اسطرح زندگی بسر کریں اسطرح  
 مریں - یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جبکو چار دلوں سے  
 اور اللہ صاحب فضل بڑھیکا ہے -

اور آنحضرت قدس سرہ کو میں شدید کپڑہ کا کفن کیا ایک  
 دوسرا قیض غیر از اس و چاک قیض کا دونوں طرف  
 موڑ ہوں کے کیا تھا جیسا کہ روایت مشہور ہے  
 اور ایک سے مبارک پر عمامہ نہیں باندھا اس لئے کہ تمام  
 محدثین و فقہا کا اتفاق ہے کہ جناب رانہا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں یا تھا - اور حضرت  
 امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو -  
 جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے - اور جامع الرموز  
 میں بھی نقل کیا ہے - کہ صحیح تر قول ہی ہے

انچا کہ گنتہ و لیس فی الکفن عمامۃ  
عینہ ذاک و ایستحسن البصر و  
سید شریف جرجانی وغیرہ از شرح سرحدی نیز تاکید  
عمامہ بنودہ اند۔ و نیز حدیث اِنَّ اللہَ لَکَافٍ  
وَسُوْرٍ وَّحِیْثُ اَلِیْ تَزِیْمُوْیْ اَنْتُمْ اَنْجِبُوْ  
از مشاخر اہل استحسان عمامہ کردہ اند بطریق صحیح  
اطلاق آں و تفسیر آں پور شدہ کیا مال آں بدعت  
حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشان قَوْلُ الْحَسَنِ  
اَلَا سِتْرَ صَنَاعٍ مَّوَدَّ اِنْ مَنِ سِتْرَ سِتْرَ صَنَاعٍ  
بقول محاکب مستحب نیست فلکن کذا۔ اِنَّ  
اَحْسَنَ مَا یُقَابِلُ الْقُبْرَ وَ یُحْمِلُ الْمَبَاحِ  
الْبَیْنَا فِیْ اَعْلَیْہِ طَیِّفًا۔

و امام حجتہ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمودہ  
کہ از مبدعات امور گنت کہ عمل سنت اہل اقبال  
اہل عصر متروک میباشد۔

و آن قبیح است۔

یہ ممکن نیست فتنل عمل اہل این عصر مگر آن سرور اہل  
آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں شایقوں است  
و ایں شر القرون۔

و بسط ایں سخن باین رسالہ نجایش ندارد۔

اگر خلاصہ ماند باشد با حیا رجوع نمایند۔

کہ عمامہ گنتن دنیا کردہ ہر او عبارت امام ابن ہمام کی  
شرح ہدایس ہی اس سخن پر دل ہو جیسا کہ کہا ہی۔  
یعنی ہر نزدیک گنتن میں عمامہ دنیا جائز نہیں۔  
بعضیوں نے بہتر جانا۔

اور سید شریف جرجانی وغیرہ شرح سرحدی فی یہی  
عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی۔

یعنی اللہ تعالیٰ مروتاں ہے۔ اور در دست  
طاق کو۔ اس امر کی تقویت کی تی ہے۔ اور بعض  
فی عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ و صورت صحیح

اس روایت کو مال ایسا کہ بدعت حسنہ ہو گا جیسا کہ  
انہوں نے کہا ہے۔ یعنی کیا اچھی ہو طلب  
صنعت کی۔ اور استخضاع کسیکے نزدیک  
مستحب نہیں ہے جیسا کہ حسن وہ ہے۔ جو مقابل  
قیح کا اور وہ احتمال کہتا ہی مباح کا۔

اور امام حجتہ الاسلام ابو حامد غزالی رحمہ اللہ علیہ  
احیاء العلوم میں نقل فرماتی ہیں کہ بدعات امور  
وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو  
چھوڑ دیو جائیں یہ قبیح ہے۔ اس واسطے کہ عمل اہل اس عصر کا  
عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہ مباح بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر  
اویہ شر القرون۔ اس واسطے کہ بعض اہل گنتن میں

در حال حیوة هم عمل آنحضرت قدس سرہ الاقدس  
چنین بود کہ اسرار را عیان دادند۔

و این را خلافت سنتہ می دانستند و عمل سنتہ  
را بغایت رغبت و مرغب بودند۔

چنانچہ ظاهرین اس است۔

و حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ بنیامین خان  
جنازه کردند و بعد از نماز جنازه برائے دعا وقت  
نمودند کہ مقتضای سنت سنن نبیین است  
و در فتاویٰ سراجی و غیرہ از کتب معتبرہ آورده  
کہ بعد از نماز جنازه ایستادن و دعا خواندن کمزور است  
هر چند عمل بعضی ائمام درین ایام بخواندن دعا بعد  
نماز جنازه واقع شدہ۔ اما چون مخالف سنت  
و روایت است۔ بنابر آن ترک آن کردند۔

و بعد از آن ایشہ ان را در قبر منورہ نگاه داشتند  
کہ قبل ازین بابا در صدر حیوة مخدوم زادہ کلاں شکر  
سایط و در آنجا مشاہدہ کردہ بودند و معلوم ساخته کہ  
مرقد سائر ایشہاں آن موضع چہ شدہ و این را صاحب  
الافاق صاحب سر مخدوم زادہ غلسم سبقت  
و ایشہاں را بعد استجرا بہا در آنجا نگاه داشتند  
و فرمودہ بودند۔

کہ محاذی قبر منورہ از سہ مرا نگاہ خواہید دید

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں یکہ سنہ۔ اور حضرت  
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں  
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندہوایا۔ اس واسطے کہ  
اس فعل کو خلافت سنت جانتے تھے۔ اور آپ  
عمل سنت کرنے پر نہایت تعجب تھے۔

یہ بات افہام میں آسکتی ہے کہ سر مخدوم زادگی محمد  
سلمہ نے نماز جنازه کی پڑائی۔ اور بعد نماز جنازه  
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا بلکہ اس واسطے کہ سنت  
یہی ہے۔ قیام اسے سراجی و غیرہ میں کتب معتبرہ  
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازه کہ کھڑا ہونا اور دعا  
پڑھنا مکروہ ہے۔ ہر کچھ بھتے لوگ اس مانے میں نہایت  
جنازه کے دعا پڑھتے ہیں۔ لیکن یہ عمل خلافت سنت  
پس مناسب کہ یہ کریں۔ اور موافق سنت کی کریں۔  
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہ کو قبۃ منورہ میں حضرت  
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور اس واسطے

کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس فی خراجہ  
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی جہات میں اس حکم کو  
تہا اور معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مرقد مطہر آپ کا اسیجا  
بلکہ اس را کہ خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ سنی کا  
مگر اتفاق ہو انہوں نے حضرت سے پہلے جہات کی  
لہذا استثناء کے بعد مخدوم زادہ کو بھی دفن کیا

کہ آنجا رفتہ از ریاض جنت می یابیم و آنجا قیامت  
چنانچه تفصیل این سخن در کتاب از مکارماتیب تفصیل  
نوشته اند۔

و این اخبار و توحی طبرستان آن از خوابی است  
قدس سرہ الاقدس۔

و قبر ایشان را قدر شبیر بلند ساخته مستقیم گردانده  
و روز وصال ایشان اطراف آسمان و نبات  
سرخ شده بود۔

گفته اند کہ سرخی آسمان گریه است۔

بر دوستان من بل عدا سگانی التشرع القدر  
و کتب آت السعویات و لا تخریر منکب اند  
علی المؤمنین و عقیبہ الینما و یکما التسماء  
شجرہ اطراف و فیہ ایضا عن سیدنا  
الشکر علی قال کان یقال بطریق الخمر  
اللی تکتف فی السماء بکاء السماء  
سکال المؤمنین

و بعد از آنحال ایشان بصد ہزار روز وصال ایشان  
شیخ میرزا علی پوری کہ از مریدان ایشان است  
فعل کردہ کہ شب منوجہ بودم کہ حضرت ایشان را در حق  
بینیم۔ اتفاقا شب بسر شد۔ روز دیگر رفت  
چندین مسجد ایشان بہ نماز آمدہ۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ فی فرما تھا کہ میری قبر مقابل قبر  
شریف کی قبر کے کنارے اس واسطے کہ اس جگہ ایک روضہ  
بائع جنت پائا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات  
شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دنیا اور وسیطیج سالک کا  
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے  
اور قبر آپرا بقدر ایک بابشت بلند مثل کو بان شکر بنائی  
اور اگر دو سال کے دن گذارے آسمان کے نہایت

سرخ ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا

اور جب سے سو دوستان تم بل عدا پر جیسا کہ شرح الصدور

میں ہے یعنی پہنچی ہو بات کہ آسمان اور زمین فوں

روقی ہیں واسطیجماں دار کے۔ اور یہی اس سرخ

میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہو اسکے کناروں کا

سرخ ہونا ہے۔ اور یہی سرخ میں حضرت صفیان ثوری

منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان

اس جہت سے ہے کہ وہ ہوا انداز کہ مرشد ہے

اور پہلے حلت فرمائیے چار روز بعد شیخ میرزا

پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ ہیں نقل مکتوبات

رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کہ

خواہیں کہوں اتفاقا رات تمام ہو گئی۔ دو گھنٹہ  
ظہر گزشت میں آنحضرت کی واسطیج نماز کے آیا

موفان اقامت گشت و مردم بچیت نماز ایستادند  
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد مصطفیٰ  
سلمہ ربہ امام بودند۔

و من در پس ایشان ایستادم۔ پنجم سردیدم۔  
کہ حضرت ایشان برابرین ایستاده از دست  
گرفتند۔ و بخود متصل ساختند۔

تا فاصلہ در میان نماند۔  
و تا آخر نماز ایشان را می بینم فرخی شمالی زرد پوشیدند  
و سحر و پا داشتند۔

و من یقین در فکر کردم کہ مباد از و ہم باشد۔  
دیدم کہ شخص بے ریب و شک ایشان اند۔

و فکر کہ سلام دادیم دیدیم کہ چو یکس نیست۔  
پس شیخ میر محمد بن سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی  
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازین فصل  
خبر سے دیدہ ام شب بجمہرہ جماعت خانہ بودم۔  
اگاہ ہنر گاہ دیدم کہ حضرت ایشان از راہ دور  
در آمدند۔

و بر سر سرش من نشستند۔ و مراد برگرفتند۔  
ہینے بر من ستولی شد۔

فی الحال از نظر من غائب شدند۔  
شیخ عبد العظیم بن حقائق آگاہ مرحوم شیخ احمد ربکی

مذون نے کبیر ٹریبی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے  
ہوئے۔ اور عارف ربانی میر سے مخدوم زادہ حضرت  
شیخ محمد مصطفیٰ سلمہ ربہ امام تھے۔ اور میں ان کے پیچھے  
کھڑا ہوا۔ اس وقت منہ بواپنی انہوں سے دیکھا  
کہ آنحضرت قس سرہ میر سے برابر کھڑے ہیں۔

اور اپنے دست مبارک سے مجھ کو کپڑا پیچھے  
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ در میان میں نہ رہے۔ آخر نماز  
آپ کو دیکھا مینے اور آپ زرد شمالی فرخی پہنے ہوئے  
اور آپ کے پاس مبارک کس موز جو تھے۔ اس وقت  
بخود دیکھا۔ کہ شاید وہم خیال ہوں۔ معلوم ہوا کہ بے  
ریب بلا شک آنحضرت قدس سرہ ہیں۔

جب تک رخصت ہوئی تو آپ کو نہ پایا۔ جب یہ بات شیخ محمد  
بیان کی۔ اس کے بعد عارف ربانی میر مخدوم زادگی  
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مینے بھی آپ کا  
واقعہ دیکھا ہے۔ آپ کی رات میں جماعت خانہ  
حجرہ میں تھا۔ صبح کی وقت دیکھا مینے کہ آنحضرت  
قدس سرہ راہ دور سے تشریف لا کر میر سے

بستر پر رون افروز ہوئے۔ اور مجھ کو اپنے سینہ  
مبارک سے لگایا۔ چھپر آٹکا عذاب طاری ہوا۔  
کہ فوراً نظر سے غائب ہو گئے۔

اور شیخ عبد العظیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد ربکی



نقل کر دے کہ فیروز خان بیک و جنو حضرت مخدوم زاد  
 آبدہ نقل کر دے کہ سپہ سالار بود در آن بیماری نوا  
 اومی شد و اومی رشتہ پیچ کہ تو حضرت شایستہ  
 دیدہ بودی صورت مبارک ایشان آتیہ ساد تو  
 مانده بہت گنت علیہ مبارک و رشتہ شریک  
 و نظر میں بہت  
 گنت میں ہیں اور سدا رہے تا دوسو اس کہ طرف شد  
 و بطیفہ حفظ صورت ایشان حق عزاسما و گنت  
 ناگاہ پیش در ربوہ گنت می نیم کہ حضرت ایشان  
 حاضر اند و میرانند کہ بابا بخدا رسیدیم  
 و بہشت درآمدیم

اول پاسہ است و بہشت آوردیم  
 بعد ازاں سر بباران پاسہ چپ درآمدیم  
 و قدم نہا گرفتیم  
 گنت کہ حضرت سلامت مرا نبرد ابرار  
 تا قدم او بگیرم فرمود کہ ہنوز وقت تو وقت  
 منج سیدہ است  
 چوں از خواب بیدار شد بافتہ بود و چہ اثر سے اور  
 و دوسو اس ماندہ

و ہذا زود روز ازین واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشان  
 از عالم رفتند و عارف بانی حضرت مخدوم زاد

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خان بیک نے جنو میں  
 حضرت مخدوم زاد کو نقل کیا کہ لڑکا میرا جا رہا  
 اور شایستہ بیماری سے تڑپا تھا۔ میں اس سے  
 دریافت کیا کہ تو نے اسے کھنکھرت قدس امروہ کو  
 دیکھا تھا۔ اب وہ صوبہ باراکا کی کچہرہ ہے۔

اسی کہ کہ علیہ مبارک و در آن شریف ایک ہیر سے  
 نظر میں ہے۔ جس کہ تینہ کہ ایک نظر میں رکھ۔

یہاں تک کہ دوسو اس دور میں۔ اور آپ کے طفیل  
 حضرت مخدوم عزاسمہ صحت کچھ بیکار ہو گئے  
 نیند آگئی۔ اور کھانا دیکھا جوں ہیں۔ کہ حضرت شایستہ  
 موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا

اور بہشت میں آیا میں اول سیدہ پاؤں کو بہشت  
 میں رکھا میں۔ اس کے بعد سر کو۔ اور بعد اس کے پاؤں  
 رکھا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا میں اور خدا کے قدم  
 پہنچا میں۔ کہا میں کہ حضرت سلامت بجا ہوئی خدا

پہنچا میں۔ تاکہ میں بھی خدا کے قدم کو چوں  
 فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا  
 جبکہ میں اب سی بیدار ہوا۔ اپنے کو صبح دیکھا  
 اور کوئی اثر دوسو اس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد اس کے

یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ اللہ عنہ اس عالم سے  
 رخصت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زاد رفبان

شیخ محمد معصوم سلمہ ربکہ فرمودند۔

کہ من حضرت ایشان را در واقعہ دیدم۔ پند  
کہ حضرت سلامت از سوال منکر گیر چون گذشت  
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کمال جنت میں  
فرمودند۔ کہ اگر تواذنی تھی اس دو فرشتے در بفر  
بیانید۔ و برقع پائے تو لحظہ پسند۔

عزم کردم کہ اٹھی امین دو فرشتے و حضرت قیامت  
اوشیں نیانید۔ ایندو متعال نہایت اہت خود را  
شامل حال من کرد۔ و ایشانرا پیش من بفرستاد  
پرسیدم کہ حضرت سلامت از صغفہ توبہ گذشت  
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل۔ و با محمد اکشم خادم  
استاد ہست میگویہ۔ کہ ایشان را بسبیل اللہ  
میرانید۔ الا صغفہ شدہ ہست۔

وفقیہ فقیر بر الدین غنی عنہ لہذا رخا لایشان  
بیج شش روزہ واقعہ دیدہ کہ گویا در رہے میگذا  
و شیخ فرید فاروقی در حوزہ از حضرت ایشان پرسید  
گفت کہ در خلوت بخانہ نشستہ اند۔  
و بہ عرفان پناہ ارشاد دوستگاہ مرزا احسان اللہ  
کتابت می نویسد۔

فقیر در رسید۔ دیدم کہ می نویسند۔  
کہ اگر یہ را مانا الی کہ

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربکہ فرمایا۔ کہ من  
قدس سرہ لائق کتب و کتابیں دیکھا۔ اور پوچھا میں  
کہ حضرت سلامت سوال منکر گیر کا کیونکر گذرا۔ فرمایا  
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھے بحال عنایت  
فرمایا۔ کہ اگر توا جازئی تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں  
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدموں کی آغوش  
عرض کیا میں نے کہ آہی یہ دونوں تیری بارگاہ قدس  
دروازہ پر پہنچیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر ہے نہایت  
مہربانی میری حال پر فرما کر ان فرشتوں کو میری آغوش  
اسکی بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت تیری  
منگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر نہایت  
کم۔ محمد اکشم آپکے خادم کپڑے تھے۔ انہوں نے  
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلاً  
نہیں ہوئی۔ میں فقیر فقیر بر الدین غنی عنہ مولف  
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چار روز بعد حالت تکرار میں  
حوا میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ کو گذر رہا ہوں  
شیخ فرید فاروقی را میں ملے۔ حضرت کو انہو دریافت کیا  
جواب یا کہ خلوت خانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔

او غفران پناہ ارشاد دوستگاہ مرزا احسان الدین  
کو خط تحریر فرماتے ہیں فقیر ہی اندر پہنچا۔  
دہا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم

عنوان مکتوب میں بود کہ ماخوذ نگاہا فی اس جہانیم  
 از جہاں گذشتیم و در آن جہان شمیم **إِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ**  
**رَاجِعُونَ** پیشتر بآئنا ہند از آن کتابت با پیوند بر پاک  
 نوشتند این کتابت با پیوند خاص و صاف بانی خود نمود  
 شیخ محمد سعید را بہ نقل کرد کہ حضرت ایشان در واقعہ یہ  
 کہ انعامات خداوندی جل شانہ بعد از اتمام دہ باب ایشان  
 فہم کردہ پیاسیغرا یا فی فضل ایزدی شکر میکنند عرض کرد  
 کہ حضرت سلامت شمارا از لغت خود نصیب عطا کردہ اند  
 فرمودند بیہ مرا از جماعت شاگردان گردانیدند  
 عرض کردم کہ در قرآن مجید واقعہ یہ ہے  
**وَقَبْلَیْہِ اَنْ یَّحْبِیَا دَیَّ الشَّکْوَیَ** ازین کہ  
 مستفاد می شود کہ آن جماعت ما پیغمبران اند  
 یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمود  
 آری۔ امام الفضل در کرم خود در داخل آن جماعت کہند  
 و تاریخ وصال ایشان آنچہ مندرجہ یافتہ بود  
 نیست۔  
 کہ از لفظ جاہ تربت پاک ہوید است نیست۔

خط کا عنوان بہا کہ ہم خود نگاہاں جہان کے میں ہم جہاں  
 گذر کر اور جہان میں آگے تحقیق ہم آئندہ کے لیے ہیں اور کسی  
 طرف جانو لے ہیں۔ اس کے آگے کا واقعہ یہ نہیں ہے۔  
 بعد خط کر کہ یہ کے اس کے اوپر عیادت لکھی خط نہرا کا ہر طرف  
 اور سارے بانی میری خود نمود شیخ محمد سعید را بہ نقل کر دین  
 کہ آنحضرت قدس سرہ الافاضل کو مینے خواہن کیا کہ انعامات  
 اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ پر جو لہ صالک ہو جائے ان انعامات  
 خداوندی کو آپ جان کر رہا ہیں اور شکر یہ کرتے ہیں مینے دیکھا  
 کہ حضرت سلامت حاصل ہی انصورتوں اللہ تعالیٰ کے آپ کو عطا فرما  
 فرمایا۔ ہاں بحکومت شاکر ان کے گردہ میں گرد آتا۔  
 پیغمبر عرض کیا کہ قرآن شریف میں آیہ یہ کریمہ **قَبْلَیْہِ اَنْ یَّحْبِیَا**  
**دَیَّ الشَّکْوَیَ** پر نشان میں جماعت پیغمبر کو  
 یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔  
 فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جو بحکومت جماعت  
 میں داخل کیا۔

اور مولفینہ لکھا کہ تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو  
 خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے لفظ جاہ تربت

مسما احمد مرسل نہ کرد  
 بنالک ترشیں چور گویا  
 راجہ و فلک اسینہ چاک  
 انگہ کر دیم جائز بہت پاک

تمام ہوا است وصال احمد

# منشی حضرت ایام بانی مکتب

مسابہ مجدد کون ولی سلطان عالم شہزادی  
 تم نائب احمد دست دوم سیکر احد کجید ہو  
 تشریف بہلا ہو انکی کیا حیران بن کر کر سار  
 کیا تہنہ عالی ہو میان مجاہد کو آشاہ شہزادی  
 از فرخ زمین تا فرس میں کہتے ہیں ایسے شہزادی  
 ایو ابروی کج عطا ایو منتر فاسے شمع جلا  
 تم شاہ ہزار اتم راہ نامہ خدایو نور جلا  
 تم شاہ شہزاد تم خزانہ تم جہان تم شہزادی  
 لاکھوں ستارہ تم مجسمہ شہزادی شہزادی  
 از مہر لایستہ شہزادی شہزادی شہزادی  
 میں پہنچا آیا ہو اور خیر دل لایا ہو  
 اس گد عالمی شاہ باکم کر دھرم میں آیا

ہو شان تہناری البیلی سلطان عالم شہزادی  
 شہزادی کوئی ولی سلطان عالم شہزادی  
 کہتے ہیں سخی فرشی عرش سلطان عالم شہزادی  
 تم سار جہان کو دلی سلطان عالم شہزادی  
 محبوبی محبوب جی سلطان عالم شہزادی  
 قربان تمپہر جان سیری سلطان عالم شہزادی  
 تم کینا ہو تم لانا سلطان عالم شہزادی  
 وزیر اہلس سیری سلطان عالم شہزادی  
 فرماؤ تہنہ شہزادی سلطان عالم شہزادی  
 سبکے لیتے ہو جی سلطان عالم شہزادی  
 جانیو سیری سیری سیری سلطان عالم شہزادی  
 اب کجی سیری راہ بری سلطان عالم شہزادی

انھار خیر کو اب بادو غائب میں اپنا جلا ہو گیا  
 دیتے دیتا ہو ایو سلطان عالم شہزادی

مقام

# شجرۂ عالم فی شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و درخت طریقت و درخت طریقت و درخت طریقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برکت الہیہ

حضرت محمد رسول اللہ کی تعریف میں دیکھ جاؤ! جہاں عاجز آجائے! انہیں سید المرسلین و سید العالمین و سید عالم  
 خرقہ بنی آدم محبوب خدا ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ و سلم ازواجہ و زریاتہ و سلم جنوں کی ولادت باسعادت  
 بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ تیراخی بارہویں ربیع الاول سال نبیل بعد چھ سو چھتیس حجۃ  
 عیسٰی علیہ السلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ تیراخی بارہویں ربیع الاول  
 ہجری مقدسہ مزار مقدس منظر مدینہ طیبہ درجہ شریف چھتیس اہم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے غنہ آپ علیہ السلام اول جانشین یا رخا جباب  
 مشہور ہیں۔ آپ دریا سے شوق نبوی پر غرق تھے۔ سانسو جہاں کو سب کچھ حاصل ہوا۔  
 اور نسبت در رابطہ تکمیل پائی۔ جامع کمالات صوری و منہوی ہو۔ اور تمام اصحاب کے اہم  
 اشغال اور تمام خلق خدا کے سرور ہو۔ ولادت کی بروز دوشنبہ تیراخی پندرہویں ربیع الاول  
 بعد و بر خا پھینے واقعہ نبیل سے وفات کی بروز شنبہ پانچویں جمادی الثانی  
 سال ۱۱ میں مزار مبارک مدینہ منورہ و مدینہ مقدس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے  
 حضرت عثمان فارسی رضی اللہ عنہ سے آپ طبر سے جہاں تیار حبیب گار اصحاب رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں آپنے فیض ملنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور  
 انکی خاص جہت تشریف کی کہ پہنچے۔ آپ ملک فارس میں پیدا ہوئے۔ زبان انکی فارسی تھی۔ حضرت  
 علیہ السلام سے اپنا آپ میں آپنے منہ میں ڈالا اسوقت سے عربی زبان سیکھا۔ اپنا  
 ایک ہرن اور ایک کبوتر آپ کے بلائیے فوراً حاضر ہوا۔ وفات کی دسویں روزہ انکی

مزار مبارک آپکا مدین میں ہے۔

حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کا بڑا بھائی اور عالم فقہ تھا اسے ۷۰۰ ہجری میں ایک پرورش پکی بیوی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اور فیض باطنی آپ کی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات پکی چوبیسویں جمادی الاول ۱۰۰۰ ہجری ہوئی۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا عنہ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پر پوتے۔

حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین بیٹے باطنی حضرت امام قاسم پر پوتے۔ آپ کے کابین اولیائے ہوسے ہیں۔ ولادت پکی بروز سنہ تیارخ آٹھویں شعبان شریف سنہ ۱۰۰۰ ہجری۔ اور وفات بروز سنہ تیارخ پندرہویں محرم ۱۰۰۰ ہجری۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام البقیع قبۃ اہل بیت میں۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کا عنہ آپ پر پوتے اولیائے کابین میں ہیں۔ آپ کا ایک سوا لکھ ترنگوں کی صحبت اور خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو فیض روحانیت مرتبہ کمال کو پہنچا۔ آپ ٹیسے صاحب کرامت اور مقامات تہجد ایک مرتبہ آپ کے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفع ایک جانور آپ نے فرمایا سب سے بڑی طاقت عظمت شہادت دوسرے فقہوں کو گونے کہا کہ آپ نے یہ کلمہ کہا تھا۔ آخر فرمایا اگر میری یہ کہیں تو منہ اسے شرعی دیا۔ جب دوبارہ یہ کہیں جانیں گی تو زبان یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو موجب رشاد کے بعض نادان مریدوں نے چہرہ پر ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہ ہوا۔ ایک بار ادب فرمایا تو آپ کے قدم مبارک پر کہہ دیا۔ وہ شخص فوراً گوری ہو گیا۔ ایک بار آپ وجہ کے یاد دہانا چاہتے تھے کنارہ پر دو جانور ملے اور جابا کہ آپ کو اپنے اوپر بٹھا کر بارہ چپائیں۔ آپ نے فرمایا ہم اپنے فخر نہیں کرتے۔ اجرت و گزشتی پر جانے کے حکم کو تسلیم کرتے۔ ولادت پکی سنہ ۱۰۰۰ ہجری۔ اور وفات پکی بروز جمعہ پندرہویں شعبان ۱۰۰۰ ہجری۔

ہوتی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ یہ شہر ناک فارس میں ہے۔

حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اولیاء سے کاہن سحر و غوث زمانہ تھے۔ آپ تریبیت حضرت بایزید رحمہ کی روحانیت سے بانی۔ اور تمہیل کو پہنچے۔ اور غلابی سلسلہ آپ کا حضرت بایزید رحمہ ناک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابو المظفر مولانا تکرطوسی رحمہ کے اور وہ مرید حضرت ابو نرعی عقیفی رحمہ کے۔ اور وہ حضرت شیخ محمد بنی اور وہ حضرت شیخ بید بسطامی رحمہ کے آپ جو صاحب لڑا ماتھے۔ ایک درگاہ آپ کے درویشوں کا بنی عابدی اور سونا۔ اور جو اہرات نکلا آپ نے سب کو پہنچا کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے ایک تہ گرم تنور میں آپ نے دست مبارک ڈال کر زندہ چھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ پر تعمیر فرمایا ہے تھے۔ اور شیخ بوعلی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بولی بچے گر پڑی۔ پھر وہ بسوی خود بخود اچکے ہاتھ میں آگئی۔ یہ دیکھ کر شیخ حیران ہو گئے۔ اکیبا محمود بادشاہ کو آپ نے اپنا پیر بن مبارک دیا۔ جب محمود صومناٹ کی لڑائی پر گئے۔ اور بڑی مشکل میں آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اس وقت محمود فی پیر بن مبارک اپنے ہاتھوں میں سب کو دعا مانگی کہ الہی اسکی برکت سے فتح دے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو فوراً فقیاب کیا۔ شب کو خواب میں آپ نے محمود سے فرمایا۔ کہ تو نے میرے پیر بن کی کچھ قدر نیکی۔ اگر تو ان سب کے اسلام کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالیٰ سب کو مشرف باسلام فرماتا۔ وفات آپ کی شب عاشورہ ۲۵۰ھ میں ہوئی مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مصنافات بسطام سے ہے۔

حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابو الحسن بن علی آپ کے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جہیں گوشت رکھا تھا۔ پہوت گئی۔ سارے گوشت کٹا کہا گیا۔ آپ نے دونوں آنکھوں میں کر نیکی اُسے فرمایا کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا اسکی ہانڈی میں پھونکا کر دیا ہے۔ اور گوشت کٹا کہا لیتا ہے۔ دلائل میں آگئی ہے۔

اور وفات جنہیں بیع الاول شملہ کو ہوئی۔ مزار پر انواروں میں ہے جسکو آیت نہایت  
 اور فارہ ایک سے بیع سے مناسبات کوں ہے۔

حضرت خواجہ محمد یوسف مولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارہ  
 سی پایا۔ اور کلاسے اولیائیں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات ایک تحفہ بیعت انجیا۔ اور مسائل  
 اور مسائل اساتیرین ہیں۔ حضرت علی غفرلہ سے فیض جبرائیل سے آپنے خواب میں انکو  
 بتایا کہ یہ جبرمیری کتاب بیعت انجیا کے ہیں۔ ایک شخص نے میں وقت و غلہ کے لئے اور  
 آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیعت جاؤ شاید مرے وقت میں ایمان لائے ہو  
 اجر ایسا ہی ہوا کہ وہ بیعتا ہر دم کے پاس غمیر کر گیا۔ اور وہاں انسانی ہو کر  
 ولادت آپکی شہادت کہیں اور وفات ستائیسویں حبیب الحریب شہادت میں ہوئی۔ مزار اس  
 مروں ہے۔ یہاں ایک شہر نکاس میں ہے۔

حضرت خواجہ عبدالحق مجددی رضی اللہ عنہ آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف  
 تہذیبی دین سے پایا اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ یہ آپ ذکر  
 نفی اثبات باورائید کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اعلیٰ مرتبہ تھے خواجہ ہیں  
 ابنا خضر بریلایت ایٹک بزم ہوا تھا کہ روز بروز ایک وقت کی نماز قوت پانہی سے بیت  
 میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کہ کثیر  
 آپنے خضر فرمایا تھا۔ آپکی یہ اہل اصطلاح ہیں۔ جوش دوم۔ فقر برہم۔ سفر و وطن۔ خلوت  
 و راجع۔ پاکو۔ ہر گشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقتیہ والیہ تشبیہ میں  
 مشہور ہیں۔ اور طریقتیہ خواجہاں کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۱۰۵۵  
 میں ہوئی۔ مزار مبارک خجدوان میں۔ خجدوان بجا اسے قریب تین کوس کے ہے۔

حضرت خواجہ محمد راجہ یوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ غلامے اولیاء اور کبر  
 مشائخ ترک سنی ہیں۔ علم تکم۔ فقر ہے۔ نہایت درجہ رکھتے تھے فیض باطنی آپنے



حضرت خواجہ عبدالحق عجمی روانی رحمہ سے حاصل کیا۔ اور مدت وارثک سجادہ ارشاد چربوہ افروز رہے۔  
وفات آپ کی غرہ شوال ۱۱۶۶ھ میں ہوئی۔ مزارقہ میں پوگر میں سولہ کوس بخارا سی ہے۔ آپ کی عمر مبارک  
تخمیناً ایک سو پچیس سال کی ہوئی۔

حضرت خواجہ محمود انجیر فتنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض بانی حضرت خواجہ محمد عارف وصال کیا۔  
انکو اصحاب میں آپ کی ہمت اور خلوت و جدوت میں مسازت تھی۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام  
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کن صاحب جاوہ استقامت مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود ام  
فتنوی نے آپ کی گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ وہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپ کی روح پاک  
علین سے اٹھ کر پاس آئی۔ اور وہاں ہی حضرت خواجہ علی رامینی رحمہ کے سر پر چوڑے کپڑے پہنے ہوئے تھے  
بصورتی سے سنبھلاؤ تھے ہوئے گذرے اور زبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ تو  
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہ۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل بکھر  
سیہوش ہو گئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے سولہ کوس ہے۔ وہاں سے عجمی دان ایک کوس  
شترعی ہے۔ وفات آپ کی شتر ہوئی۔ ربيع الاول ۱۱۶۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فتنی میں  
یہ سات کوس بخارا سے ہے۔

حضرت خواجہ عزیزان علی رامینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض بانی حضرت خواجہ محمود انجیر فتنوی رحمہ  
حاصل کیا۔ اور پڑے زبردست اولیاء صاحب کمال و کرامات سی ہوئے۔ آپ نساجی کا کام  
کرتے تھے۔ ایک روز سیدانا صاحب کالہ کا کرک پکڑ کر لیگئے۔ پھر صاحب آپ کی ہڈی میں آئے۔  
اور یہ ماجرایان کیا۔ آپ فرمایا جب تک لڑکا نہ آئیں گے کھانا نہ کھاؤں گا۔ تھوڑی دیر گزری کہ لڑکا  
آپ کی پاس آگیا۔ ایک وزیر شخصوں نے یکو بعد دیگرے آپ سے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر  
کھانا تناول فرمائیں آپ نے ہر شخص سے اقرار کر لیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت میں کھانوں پر موجود  
ایک دفع آپ کو ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپ کے ہو جاؤں۔ پس آپ کی توجہ ہو وہ بالکل  
صورت و سیرت میں مثل آپ کے ہو گیا۔ مگر عجمی چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپ نے اس طرح فیض

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو لائے اور انکو وضو کرانے اور کراہی کرانے اور اپنی زوجہ سے انکے قلبوں کی  
نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ ایسی طرح ہزار ہا آدمیوں کو گرد و اولیاء میں مل  
کر دیا۔ وفات آپ کی بروز دوشنبہ ۱۶۴۵ سن ۱۰۰۰ میں رمضان المبارک ۱۰۰۰ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر ہجری  
میں کہ جو ملک خاریش ہے۔ راتین قصیدہ ہے۔ بخارا سے چیل پر۔ کشاج مفتوح دست دید۔  
یا خیر کشف اللغات مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

گوئے عالم سال فوق قابو دیندے	بندۂ ایمان بحث را خواجه شاج را
------------------------------	--------------------------------

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد بابا سنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت خلیفۃ علی الشیخ رضی اللہ عنہ سے پایا  
اور اولیاء العزم سے ہوئے۔ جب آپ کو شک ہندوان سکن حضرت خواجہ سید بہار الدین  
نقشبندہ سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکو قدموں کی  
برکت سے یہ کو شک ہندوان قصر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ وفات آپ کی دسویں جمادی الاخر  
۱۰۰۰ میں ہوئی۔ مزار مبارک ساس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔

حضرت سید امیر گل آں رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ولی مادر زاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شب بابت  
اپکو شتی کا شوق تھا۔ ایک روز حضرت خواجہ محمد بابا سنی رضی اللہ عنہ جہاں آپ گشتی کر رہے تھے تشریف لیگئے  
اور آپ کو دیکھا۔ آپ نے فرار ہو کر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور پھر مدہم ہو کر  
فیض باطنی حاصل کیا۔ اہل انیس برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم  
شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوئے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپ کی  
بروز چہر شنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں جمادی الثانی ۱۰۰۰ میں ہوئی۔ مزار مبارک سو قاریہ میں ہے  
جو مضافات بخارا کے ہیں۔

حضرت خواجہ خواجگان پیران امام الطریقہ سید بہار الدین نقشبندہ شکیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آپ سر خلاقہ خواجگان نقشبندہ اول امام الطریقہ ہیں۔ انہیں سے آپکے چہرہ مبارک سوانا کر امت

اور ہدایت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا ساسی ہونے کی فرزند میں سرفراز تھے۔ اور فیض الہی  
 حضرت سید امیر کل آن دن سے پایا۔ اور محمد بن حضرت خواجہ عبدالحق مخبر وانی دہ کے روحانیت کا  
 پائی۔ حضرت خواجہ محمد انجیر نقوی دہ کے وقت سے حضرت سید امیر کل آن دن تک حضرات علم  
 ذکر جبری کرتے تھے۔ آپ جو چہ ہو کر کھنٹی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرام  
 ولایت ہیں ایک روز اپنے حضرت خواجہ علاء الدین دہ کے پانچویں اہل قدم مبارک رکھ دیا۔  
 اسی وقت تمام عالم آپ پر شکست ہو گیا حضرت مولانا احمد عارف دہ خوارزم میں تھے۔  
 آپ بخارا میں تمام حال انگاریاں کر دیا جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اس طرح پایا۔ جو آپ نے بیان  
 کیا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد دہ سے فرمایا۔ کہ مر جاؤ۔ وہ غور و فکر  
 پہر بار بار یہی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ وہ زندہ ہو گئے۔ ایک شخص ایک سال اپنی محبوب کے ساتھ  
 دوس روکنار میں رہا۔ اور صبح کو ایک خدمت میں حاضر ہو کر شتیاق زیارت اور کچھ محبت کا اظہار  
 کیا۔ آپ نے فرمایا وہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دین میں شے یوں کرو۔ میں جو محبت کرتا ہوں  
 اس کام کو کر کر نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سن کر نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور ہر فعل پر سے  
 پہنچی تو یہ کی۔ ولادت آپ کی جاہ محرم احرام شہ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری صبح اولاد  
 ۹۱۰ء میں ہوئی۔ مزار پر انوار قبہ عارفان کہ برتین سیل بخارا سے ہے۔

حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رحمتی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے فیض الہی حضرت خواجہ سید الدین شہناشاہ  
 سے حاصل کیا آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت ولایت ہیں۔ آپ ایا رب  
 عالی رکھتے تھے۔ کہ حجاب حضرت خواجہ بزرگ دہ سے جب پسند ارشاد پر بیٹھے تو تمام اصحاب  
 خواجہ بزرگ دہ نے دوبارہ آپ کے دست مبارک پر حیت کی۔ ایک گروہ خیر لہو بہر آپ نے نظر ہدایت  
 وادی۔ نور انوار حق سبحانہ انکار و لوں سے جاتا رہا۔ ایک دفع آپ کے ایک مہربان نے کسی عورت پر  
 ڈالی۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے عشت سے فرمایا کہ وہ بات بیان کر دہ میں  
 بناد و نکلا۔ یہ سن کر وہ نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور عرض کیا کہ تو یہ کی۔ وفات آپ کی شنبہ پر شنبہ کو

بہنہ نازشما کے بیٹوں میں ایک حبیب اللہ تھے۔ مزار مبارک موضع ٹوٹجائیاں میں ہے۔  
ہر کہ گاہ ماویہ انھیں میں ہے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب بنی بنی اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے سجاد کمال و کمال حضرت خواجہ میر علی علیہ السلام  
نقشبند روضہ کے تھے۔ باطنی فیض آپ حضرت خواجہ محمد علی علیہ السلام سے پایا۔ انھوں نے کمال  
شہادت کے آئینہ کو دوبارہ دیکھی تھی ہے۔ اور بڑے اسرار میں لکھے ہیں۔

ان کی دینیست سے فوق و شوق نہایت ہوتا ہے۔ آپسے ایک و حضرت خواجہ نقشبند روضہ  
تہا کہ پہلا ہوتا کہ یا میرا اتہ ہوگا۔ اور بڑے سرید ہوگا۔ وہ یقیناً میرا میرا ہوگا۔ آپ موضع پنج  
کر رہتے تھے۔ وفات کی باپچوں کے مزار مبارک موضع آفتاب موضع ملک  
خراسان میں واقع ہے۔

حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ اہل روضہ اللہ تعالیٰ عنہ آپ ولی اور زاویر  
آپسے فیض حضرت مولانا یعقوب صاحب بنی بنی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پایا۔ اور ایک دورہ لی ہو گئے حضرت مولانا  
موضع روضہ آپ کی نسبت فرمایا کہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہیے۔ آپ بڑے  
صاحب کرامت اور ایست تھے۔ حضرت خواجہ ترک شانی ایک سرید اور زاویر تھے۔ ہوسے چاہتے  
آپسے یکساں بنی گئی دیکھ کر تمام سال صاحب فرمایا اس بات پر وہ ایک و شوق جانی ہو گئے۔

ایک سرید تہا پاکر چلا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جا کر چاہتے تھے کہ چیری ماریں۔ اس وقت فرما  
آپ ایک چیرا تو کی شکل میں انکو نظر آئے۔ انہوں نے حیران ہو کر نائل کیا۔ پھر ان کی ہاتھ سے  
پتھر چھین کر اور اپنی اصلی صورت میں ہو کر فرمایا کہ بتا اب میں پیشہ کیا حال کر رہا ہوں۔ وہ قدم  
مبارک پر گر پڑے اور توبہ کر کے معافی چاہی۔ پھر ان کا قصہ وصات فرمایا۔ اور جو حال باب  
فرمایا تھا۔ بظاہر فرمایا۔ سبحان اللہ کیا آپ کی صحت تھی۔ شیخ ابوسعید جو آپ کے معتقدوں میں سے تھے۔  
وہ ایک روایتیں مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ تاکہ حضرت کی آواز  
انہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ ای ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید اس کی آواز سے نہایت

منفصل ہے۔ اور اس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایک بار چند خادم آپ کی بازار کو گئے تھے۔ ایک ایک ایک خوشحال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب آپ آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپ نے فرمایا کہ میں تو اب تک نفس کے مکر سے متعلق نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہو گئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگو۔ وہ بہت شرمندہ ہوئے اور فوب کی۔ جو خطرہ کسی کی دلیں بڑھایا۔ آتا تھا۔ آپ فوہ بنظر ہدایت ظاہر فرما دیتے تھے۔ ولادت آپ کی ماہ رمضان المبارک سنہ ۹۸۰ میں اور وفات بروز شنبہ ۱۰۲۹ بیع الاول سنہ ۹۸۰ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔

۲۰

حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ قربا سے حضرت مولانا یعقوب چرخ زہ سے ہیں۔ فیض باطنی حضرت خواجہ عبدالرحمن ادرعنی ادرعنی حاصل کیا۔ آپ انکی بڑے سے مقبولوں اور عاشقوں اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہوئیے سے پہلے ہمیشہ زہر ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ ایک روز باشارہ غیبی حضرت خواجہ ادرعنی کی خدمت فیضد حب میں آئے اور صحبت کی۔ اور آنا ناگاہیں قتل کو پہنچے۔ اور اسوقت آپ کو حضرت خواجہ زہ نے صاحب رشا کیا۔ آپ اپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالا مال کیا۔ وفات آپ کی غرہ بیع الاول سنہ ۱۰۳۶ میں مزار مبارک وضع خوش میں۔ یہ مصنافات ملک حصار سے ہیں۔

۲۱

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بلاد ہندوستان زادہ ہیں حضرت مولانا محمد زاہد سے ہیں۔ اور خلیفہ بھی۔ آپ جو صحبت ہو نیکی بعد پندرہ برس تک نہایت مشکل فرما دی حضرت کی ایک روز سخت بھوک کی حالتیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگو۔ اسوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے صبر و شجاعت سیکھو۔ آپ آپ کی خدمت میں آئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک سال تک آپ مستار شاد پر رونق افروز رہے اور عالم کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ وفات آپ کی اُنیس محرم سنہ ۹۸۰ کو ہوئی۔ مزار مبارک مزار اُسفر میں جو مصنافات شہر سبزمک ماہرہ انہر سے ہے۔

حضرت مولانا محمد خواجگی اکنکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش  
 سیپا یا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تین سو سال کا بنا کمال چھپاے رہے۔ ایک مرتبہ  
 تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ پتھر و دل میں ہو چکا اور چاہا تھا۔  
 آپ خود ہی فرمایا۔ اولاد شاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ انکے پاس امتحان کو ارا  
 سی آنا نہ چاہئے۔ ایسی خیالات کے سبب انکے برکات سے محرومی رہی ہے۔ انکے  
 دیکھنے کو خاصا دیدہ آنا چاہئے۔ ایک دفعہ عبدالغفار الی قرآن نے آپ کو خواب میں جناب سالک  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر دیکھا جب غائب ہوئے تو آپ سے ملا۔ اور بچا کر  
 خدمت میں ہوا۔ ولادت آپ کی ۱۸۰۰ء میں اور وفات آپ کی بائیسویں شعبان ۱۲۸۰ء میں ہوئی۔  
 فرار مبارک قصبہ کنگلی میں۔ جو شہر چارائے بن میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد باقی باصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔  
 اول آپ نے حضرت خواجہ احرار رحمہ کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر یہ بشارت حضرت  
 خواجہ احرار رحمہ حضرت مولانا خواجگی اکنکی رحمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔  
 اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور قیامتیں دن میں کامل و اکمل ہو گئے۔ پھر حضرت  
 بیرو مرشد کی خدمت سے باجائزت رخصت ہو کر دہلی میں تشریف لائے۔ وہاں میں بھی  
 بڑی کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت بزرگ و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سن  
 اور نہایت قلیل کہاں اتنا دل فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نامہ  
 آپ کو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض اُنچا جاتا رہا۔ ایک روز ایک لڑکا قلعہ  
 پر سے گر کر مر گیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے۔ صد مہر کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔  
 یہ فرما کر اُس لڑکے کو آپ اٹھا کر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اُس کا  
 پلٹے ہوئے آپ پہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تھا۔ لوگ حیران ہو گئے۔  
 ولادت آپ کی ۱۸۰۰ء میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر ۱۲۸۰ء میں اکتیس سو کی عمر میں

میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سر دار طریقت نقشبندی شیخ احمد سرمندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 پیر فیض باطنی حضرت خواجہ باقی بامدرد سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل اہل شیعہ و سنی  
 اور آپ پر تہذیب نایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں کافر و فاسق  
 کی آہستہ فہم ہے۔ اور رائیگی۔ اس واسطے کہ آپ قیام الہی ہیں۔ یہ مرتبہ عالی تو خاص  
 آپ ہی کا ہے۔ آپ کے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپ کی تشریف کرنا محال ہے۔

کتاب مقامات معہدہ میں لکھا ہے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔  
 شیخ احمد جی ایک کتاب ہیں کہ جس کی روشنی میں ہمیں ستارہ ہزاروں گم ہیں۔ آپ کو فضائل و مناقب  
 آپ ہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ولادت شریف آپ کی نو سو اسی سال  
 اور وفات شریف اٹھایسویں صدی مسلمانہ میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی مرثیہ سال کی ہوئی  
 مزار مقدس و منور سر ہند شریف میں ہے۔

حضرت عروۃ الوثقیۃ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی تشریف بھی بیان سے باہر  
 اس جگہ اتنی کافی ہے کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے سچے صاحبزادہ  
 اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ کے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپ کی فضیلت سے جہان فانی  
 ہو۔ ولادت آپ کی گیارہویں شوال سنہ یاسٹتہ میں اور وفات پروردگار شیعہ نویں ربیع الاول  
 سنہ ۹۷۰ میں ہوئی۔ مزار مقدس سر ہند شریف میں قریب و منہ مبارک حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ  
 حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ پانچویں نور مظہر نے مگر عروۃ الوثقیۃ

خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ آپ کمال ظاہری و باطنی و استقامت شریف و شب  
 طریقت میں مثل اپنے پیر و بزرگوار کے تھے۔ اور آپ سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپ کی  
 سنہ ۹۷۰ میں اور وفات بیسویں جمادی الاول سنہ ۱۰۹۷ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپ کا  
 سر ہند شریف میں میر جنت مقدس حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کی جانب ہے۔

حضرت سیدہ امداد سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدین سے حاصل کیا۔ آپ ہندو برس تک مسرت میں پیش رہے۔ آپ کی کئی روز کا کہنا۔ یعنی زمانہ جو بچا لیتے تھے۔ اور جب بہت بچہ کہ معلوم ہوتا تو ایک کڑا توڑ کر کہا لیتے۔ اتباع سنت کی حالت یہاں تک تھی۔ کہ ایک ذرا پانچا نہ ہیں بچہ سے سیدہ پاؤں رکھ دیتا اس کی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہو گیا تھا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گہرا تے تھے۔ جب کہیں کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرما تے کہ کثرت دنیا داروں کی مثل غلام کے بنتی ہوئی ہے۔ ایک نفع ایک فاشہ عورت کی ایک ایک یہ کو زنا پر آمادہ کیا۔ عین موقع قربت پر آپ کی نورانی صورت دونوں کے درمیان داخل ہو گئی۔ وہ عورت گہرا کر چلائے گی۔ اور مرید نے نہایت شغل ہو کر قریب کی۔ آپ کی کمر سودوں غلاب ترانسہ سے بچ گئے۔ وفات آپ کی گیارہویں تاریخ ذیقعدہ ۸۳۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہو۔ یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

حضرت محمد علی الدین حبیب اللہ مرزا بان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ عنہ سے سولہ برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجددیت کو پہنچے۔ آپ بڑا جذبہ عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے۔ کرامتیں آپ سے جید و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایک مرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپ کے مرید ہو گئے ان کے بہائی نے آپ سے عرض کیا۔ فرمایا کہ اچھا ہمارے پاس خط آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل کو وہ چوٹ آویں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک نفع قبرستان میں ایک شخص نے ہونا ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ مگر یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اس کا حال بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ توجہ نہ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے۔ میری دوست کی قبر۔



و دنیا بہت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی تھی۔ ولادت کی گیارہویں مہینہ ان المبارک سالہ  
 جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ ۱۲ سنوں محرم الحرام ۹۷۱ھ میں ہوئی۔ ایک ناکہ پرست نے  
 آپ کو سینہ مبارک پر پلینچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے ہیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد  
 ہوش ہوا تو فرمایا۔ اٹھ اٹھ۔ جو آرزو تھی برآئی۔ بادشاہ نے نام قائل کا دریافت کیا۔ آنجو  
 نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ جیسے اپنا خون بخش دیا۔ اور عجز فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔  
 مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں ماند خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضوی  
 قلعے عنہ میں۔

حضرت مجدد مائتہ محمد عبدالسید معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ملک پنجاب شہر ٹیپالہ میں  
 پیدا ہوئے۔ جب سب سے پہلے کو بچنے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔  
 اور سانچ وقت سے لڑے۔ اڑھائی سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت اقدس میں  
 حاضر ہو کر مرید بنے۔ اور سالہ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خیرۃ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت  
 حضرت پیر رشید خاں کے جانشین ہوئے۔ اور ہزار آدمیوں کو دولت منی سے  
 مالا مال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سو اچوتیس ہزار تود کر کے دس پارہ قرآن مجید کے  
 پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر غنی و اثبات کرتے تھے۔ آپ کی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام  
 خانقاہ پر نور رہتی تھی۔ اکثر فاسق و فاجرا و کافرا آپ کی توجہ سے تائب تھے۔  
 ایک وزیر ایک بہن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپ کی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اس کی  
 طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً متحیر ہوا اور اس وقت زنا کر توڑ کر مسلمان ہوا اور کچھ خدام میں  
 داخل ہو کر دولت باطنی سے مالا مال ہوا۔ ولادت آپ کی سالہ میں اور وفات بائیسویں تاریخ  
 ماہ صفر ۱۲۸۱ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں ماند خانقاہ کے پہلو میں پیر زکریا  
 مرزا صاحب نے کیے تھے۔

حضرت شاہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت عروۃ الرشیدیہ خواجہ محمد معصومؒ کے بیٹے حضرت

امام ربانی مجدد ملت ثانی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ آپ فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ عنہ سے پایہ اور تہذیبی مدد میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپ سے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپ کاڑھی پہری لہو کی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاہ بیان یہ کرامت دیکھ کر ایمان لایا۔ اور آپ کا بڑا معتقد ہوا۔ ایک روز آپ ملی کے قلعہ میں تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ایک شہزادہ منہ عرض کیا کہ میں نے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سن کر آپ نے ایک نذر مارا کہ جسکے سہتی تمام حاضرین ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کرامت کے سبب لوگ نہایت معتقد ہوئے ولادت آپ کی ریاست امپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ ۹۷۶ھ میں اور وفات آپ کی بمقام ریاست شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۰۳۷ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے۔

حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ شانچ زمانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی نسبت نہایت قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرہ خدام میں داخل ہو کر دولت معرفت سے مالا مال ہوتے۔ اکثر فتنان فجار اور کفار آپ سے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپ سے محبت لکھنوی کی بدولت مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ آپ فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچ کر خلافت پائی۔ سچو کمال کو بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے اور آپ فیض باطنی حاصل کیا تھا۔ اس سبب ہی اسم مبارک شجرہ عالیہ میں رکھا ولادت آپ کی عمر برجع الآخر ۱۰۳۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کو دن دسری تاریخ برجع الاول ۱۰۷۷ھ میں یعنی مزار پر انوار مدینہ منورہ شمع میں قرینہ شہرہ منو اسیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ قبل کی جانب ہے۔

حضرت لانا و مرشد نامیاں محمد علی انبی صفا فاروقی نقشبندی مجددی تھلک العالی۔ آپ فیض باطنی حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ عنہ سے پایا حضرت شاہ صاحب پنہایت خصوصیت لکھتے تھے۔ اور فرما با کر فتنے تھے کہ ہمارے مولوی لی لکھنوی جتنا اسم با ستے ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہر کو یہ محبوب تر ہیں۔

اپنی حالت سے سب کو جاننے والا بخوبی واقف ہیں آپ کو فیضان سے ہزار بار آدمی فیضیاء کو گھر آئے ہیں  
یہ فیض آپ اس موقع پر تادیر قائم رکھے۔ آپ کا دھنا اگر کچھ ہی ہاں کی جاویں۔ تاویہ لیا ایک ہی کتاب جائے گا اگر کچھ  
پانچ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد علی صاحب فیضیاء صاحبی اور شیخ محمد علی صاحبی پانچ خلیفہ لائے ہیں کہ جنہوں نے منشی  
جاری ہو رہا ہے۔ مولوی عبدالغفر جیسٹارٹس سینٹرل ایڈمنسٹریشن کے سربراہ ہیں اور مولانا فہیمنا اور ہر باب ہیں  
مولوی محمد حسین صاحب رئیس سلیم پوچھو قرین غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوں ہے۔

حضرت محمد رشید علیہاں صاحب کثرت منشی صاحب لائق غلامہ عالمی۔ اہل اپنے فیض الہی حضرت  
حافظ محمد علی صاحب علیہاں صاحب علیہاں چارادہ ہائی رئیس امر وہ سہی حاصل کیا۔ اور خلافت اپنی  
بعد آپ کا خلافت عالمی دیکھ کر حضرت حافظ صاحب مدوح نے آپ کو حضرت مولانا و مرشدنا  
محمد علی النبی صاحب غلامہ عالمی کی خدمت تقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپ نے فیض پایا۔

اور تمام و کمال مقامات مجذوبہ حال کر کے بنام دہلی خانقاہ شریف میں بہروز عرس حضرت نا  
صاحب مجمع کثیر میں خلافت و خلافت سے معزز و ممتاز ہوئے۔

حضرت مولانا و مرشد نا نے اپنی دست مبارک سے آپ کو فرق مبارک پر عامہ باندھا اور فیض پایا۔  
اس شان سے خلافت حضرت قبلا و کعبہ کے خلفائے میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔

ایک منہ حضرت قبلا و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلا سے اس شکر کی موجودگی میں فرمایا  
کہ منشی صاحب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجئے ماسوائے کتابت میں اور  
اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے دست  
آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلا و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود اندر دیکھا  
کہ تشریف لیا ہے ہیں۔ ایسی من سے کہ خادم کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپ کی سیر کرد  
بتاریخ دسویں شوال ۱۲۱۵ کو ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بظہیر حضرت تعالیٰ  
آپ کی سلامتی میں اس اجمل عباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرما۔ اور خانہ خیر کرے۔ آمین

# نسب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مناجات

اے نبی قہر ہے ہر کہیں تلخ بہ گھر نہیں دھل نصرتاں نئی ہیں تو خلافت زرقی پلڑے پر یک تو قادیان میں ہے بوستیاں	یہ قسمت میری جہان نے نظر تو دنیا پر کامل ہو کر باتیں تو سب سے جدا اور بکا شریک روہ حمد کا طے ہو کیا مرحلا	یہ ستر مجھے وہ نصرت نہیں نتر تو ہوش و صبح و سنا کوئی کچھ کسطح میری ثنا گنہ مینے دن رات کہوں گے	وہ دل آشنا و تحقیق نہیں میں نہرات پائیدار ہیں ہوا نہ ستر کوئی نہ ثانی ترا اُنہیں بخش دی تو نبی کے لئے
سوا تیرے کس سرور میں العجا بجی سے ہر امید غنود عطا	تہہ ہرے قلم واد کا مقام	بہا ہے نبی پر درود سلام	

## سلام

صلوٰۃ و سلام حمد پاک رسول کریم سرور سلام علیک نبی اکرم سلام علیک	حبیبہ اشاہ و لاک پر خلافت کے ہر سلام علیک رسول منظم سلام علیک	سلام علیک اور شہد و سہل سلام علیک اور شہدائین جہاں سلام آپ آل و بندار پر	سلام علیک اور سہ و سہل سلام علیک اور شہدائین جہاں اور اصحاب ازواج الطہار پر
--	---	--	---

## نسب نامہ متعہد

پس حمد و کثرت آب غامہ ہے	وہ نبی کا نسب نامہ ہے	اگر اصل مطلب نہ ہو پڑ گیا	وہ احوال بہت کثرت کا فہم ہے
--------------------------	-----------------------	---------------------------	-----------------------------

ہو جس سے خلقت کا جو شکار اور اگر کوئی پتو رسا تھا تب عیان علم حق سوارادہ ہوا کیا پانیسے موج کو آئینہ کار زمین سے عیان سورت خاک کی نیا جلوہ اپنا ہو یا کیا ملقب کیا لفظ آدم کو ستا ہویشیت پہر انکو نور نظر خدای جہاں شہد کرد فر بیار میں انکے پیر بگب ہو جسکے پیدا دہان تمام خدا کو فرزند انکو دیا چو شایخ سے غابر کو پیدا کیا کیا انوشاخ کو دہریں خدا نے جو صلہ اپنا کیا پہر انکے پردین کے باؤنا یثابت شامت تہر انکو پیر یکو بعد ویکر ہو یا ہرے دیا انکو فرزند عالمیت فخر ہو یا ملک فی جنت نور ہو یا شے پیکوب کے	یہ نقشہ کچا تھا بھی ہزار ہو جسکے خلقت میں نصیب ارادیسے قانکو پیدا کیا بزم موج سے جہاں انجام کا نشانی ہے جو قدرت پاک کی زمین غیفہ کو پیدا کیا وہ کرتار ہا شکر ہر دم کو ستا نور کچے اکرام سے پرودا کیا انکے قیدان کو بندہ پہر پترخ فرزند نعت شایا جہیں فن کہی ہی ملا تمام ملقب جہاں میں سمانہ کیا انکو فرزند قانع عسا خدا نے کرم ہر اک شہریں براہیم کو انکے پیدا کیا نبی کرم و نبی الہ اور انکے سالامان کو بندہ تہ آسمان عالم آرا ہوے کہ تہا مکر کہ جب شہر نام اور انکے فخر کو کیا فخر حد و نیست کے کیا پیدا ہوے	کہ ذات خدا سے جہاں بقیہ انہیں کے سبب ہو جو ہر پس خدیت بنا اگل گھس وہی جہاں ہر جم کو ہر کہیں پس بیت حید و بشتا بنایا سو خازن سرار کا بنو کا خلعت عنایت کیا انوش انکو فرزند لا تبار جو کو پیر کا پتہ دے نعت پس رنجا جو نیک انجام تھا کیا نوح کو حق نے انکا پیر پہر رنخندہ و شایخ بانہر ہو جسکے ارغوتہ آسمان دل فرزند ناخو رکے ہو ہو افضل یہ خاص رہ پیل خلف انکو قیدار پیدا ہو چیمخ و او و او۔ خدا نام پہر الیاس کو حق ظاہر کیا ہویشیت درشت نعت پہر انکے نعت عالم ہو جو نکو رو نکو نام نیکو صلاح	ہو جسکے پوسنات عظیم مقبول انکے ہو کا بدو کار گہر سے کیا پانکو جلوہ گر بنی ایک شے نام جہاں زمین اسی خاک سے رخ فرامند دعا کرم کیا جلا ابرا کا دوا سرفراز از غر غنمت کیا ہو عالم افزو ریل و نہا نور پیل ہو جو تہا رست نعت کج دہریں نام ہنسا رہو ہر قوم کے راہبر کراول بدہریں نام ہر پیر بڑی نام اور بڑی کاواں کے مانع جگر بند تکے ہو کیا انکا ارشاد اپنا سبیل حمل پہر شرت بخش دنیا ہو مخدود نزار و مفسر لا کلام نبوت کو بید و نہی ہر کیا خرمہ کمانہ فخر بیکماں کیا حق نے ہر طور سے نام مدی سے ہوئی فرار دا
--	--	---	---

قرطاب کے فرزند فرزند خدا  
 ہوا عجب بزرگ کا انور نور  
 ازان بعد با شوکت کون  
 دکھایا جوین خدا کا جلال  
 صفت انور دیکھی کہ ہو یہاں  
 جو وائے فرزند عید الہ  
 پیر اکرم انسی ہو دیا سے  
 ہر اک نہیں اعظم بر ابرو  
 تولد ہے ان سے مثل فر  
 سیر سعاد کے پر شیر  
 جگر بند کے ہوئے تشدد  
 نصیب کے فرزند والا کبر  
 پیر اسحاق نور شریعہ کا  
 سرور دل جان نور نفس  
 پسر کا یہی نام ہو نقش کبر  
 رقم کرتو نام اگر فرزند کا  
 پسر انکو حق نے دیار شاک  
 شد کشورین فرزندہ پیے  
 پیر انکو آگاہ از ہمستد  
 سر پا تپے ناند خورشید نور  
 رسولوں ہی جو کام حق لیا

قرطاب کے بزرگ بن عبد الہ  
 اور اس کی فضیل سراشتو  
 ہدی عالم افروز حضرت عیسیٰ  
 سر لاد سے کیا پائیاں  
 لڑتے تھے شاہان کشور  
 جہان شریعت حقیقت پیا  
 پیر اسحاق عالم میں پیدا  
 لقب اکبر بہ منہر ہے  
 سلیمان نامی گرامی پسر  
 مع الدین پید ہو پیر نصیر  
 ہدی دہر میں یوسف لقا  
 حمید صفات فرشتہ تیر  
 عالم زہد و تقویٰ سے ہو  
 کیا حقے یوسف کے پسر  
 اگر دین سے پہاڑ کی نصیر  
 امام رفیع الدین کو ملا  
 سراپا ساریت حبیب الہ  
 ہوی نور بخش نظر عیسیٰ  
 ستودہ سیر شیخ عبد اللہ  
 محمدین شہروردیک دو  
 دی تھا پسر اگر خدیو کا

ولادت کے زبیاہ و ذی قہ  
 پیر اس سے وہ پیر لاکام  
 شجاع عدو بند کشور کشا  
 قوی بن حق کی شمشیر سے  
 کہا کرتے تھے ان کو خیر بشر  
 عنایت کیا حقے انکو پسر  
 ہوی جلوتہ گنہر عبد الہ  
 جرتھے و اعلا صغریٰ بزر  
 ہوا پیر جو منظور اسد کو  
 جو حقے اس کے لفظ شہا  
 ہوی شیخ احمد جلالہ  
 ہوی سخت دل کے عبد الہ  
 پسر کے عبد اللہ پاک  
 خدا نے جو احسان پایا  
 ہوی حائش انکو لاتی پسر  
 یہ باقی سر نہدیں لاکام  
 بڑا فضل خان زمانا کیا  
 کری زکریا جو خرم گویا  
 جگہ بند انکو شہ عارفان  
 ملا ہی کسی کی نہ یہ مرتبا  
 محال جوت دیا ہے پیرا

ریح اسبند پدہ برور کار  
 کہ مشہور ہوئے تھا خطا با نام  
 جہان خداست کے فرزان را  
 تخریج کفار نہ میر سے  
 اگر میں ہوتا تو ہوتے عمر  
 سے ہذا صحر حقیقت نگر  
 یکتا رب دم نور بخش نگاہ  
 ہوی ان سے مست جو عالم فر  
 کیا خلق مجھ کو ذبیحہ کو  
 پسر کا وہ نام پیر شہا  
 بنا عالم نور سارا جہاں  
 بڑا دل شوق سے بڑی دنیا  
 حمید فصاحت و تودہ صفا  
 سلیمان کو ان سے پیدا کیا  
 فلک تہ نور والا کبر  
 انہیں سوتی شہر نامی رام  
 کہ ان سے محمد کو پیدا کیا  
 عیان ہم فرزند ہوا پیر  
 جناب احمد پشواوی جہاں  
 جو انکو کیا ہی خدا نے عطا  
 محال مسالت ملا پیرا

مقامات بتی ہیں ان کو  
 ولینوں میں ایسا ہو کون ہے  
 یہ نائب لو اخرم حصہ ہیں  
 وہ احمد رسول حبیب  
 وہ پرفا عی شاہ دیں  
 جہر دیکھو انسان اہل  
 مقامات سب مثل اویان  
 یہ انوار سب فاضل ہیں  
 بہت ان کی تہ ہیں ہر تہ  
 جو ان کو ملا ایزد پاک ہے  
 خصوصاً وہ وفہ شام گاہ  
 وہ قبہ نور بابتہ نور ہے  
 لاکھ لاکھ ہر شے  
 مانی کر کوئی ایسا سبب  
 زیارت سے اس سبب پاک کی  
 نہ باقی تمانہ حسرت رہے  
 تو مقبول فرامیری ہو  
 شرف خیزانہ پہر کمال  
 دیا ان کو توفیق نور نگاہ  
 شریعت میں بیکہ ایسے  
 نہیں اب کوئی اہر پارا

کیسے ہی اتنے نہ ثابت  
 بجز ہزاری بنا کون ہے  
 اولیٰ یہ مقام ہوتا ہے  
 یہ احمد و یونگی ہیں پیشوا  
 یہ مہتاب ہندوین التسن  
 عجیب عالم آئے نظر و نظر  
 انکی کو سچے شہر شایان  
 شہنشاہ رک و لیکس ہیں  
 یہ ہیں سلطانہ دہریں  
 وہ باہر اسکان و رک  
 خدا دل چاہے بصدق  
 وہ سبست تو نور و نور  
 ادب کثرت میں ہیں ہر  
 کہ بہر دیکھوں جا کر وہ جا  
 کروں میں بخشی جا رہنما کی  
 نہ ہر سبب قیامت رہے  
 مفیل مجربہ اولیٰ  
 پس ان کی عقوبت ہے  
 سزا مقدس ولی الہ  
 غنی الہی شانہ نور  
 نور و نور سے سوا

ولایت کا تہہ ہر ایک کو  
 بیان کوئی کیا انکار تہہ کر  
 ہیں تشریف نبی الورا  
 وہ احمد جناب ناکہ تہہ  
 زہر شہر ہر سند شکست  
 کھو دل ہلکا کیا طور ہے  
 چون روح پر خدا دل کشا  
 بر شاہراہ نور ہے  
 علوم حقیقت میں نامور  
 کوئی انکو رتبہ کو کیا پاک  
 تجلی خواص نور ہے  
 نظراتی ہر شان رت بہا  
 مجھ یاد آتے ہیں شام سحر  
 جگر و دل خند پاک کو  
 دکھائی ہو خور و نور محل  
 اگر تجا کو یارب ہو منظور  
 پس انکو حضرت محمد  
 پر کھڑے حضرت عیسیٰ  
 پر کھڑے نام انور  
 شرف بخش پرچان جوی  
 کہ ہم جویم و حلیم و ولی

کمال انکو اعظم انکو  
 جو انسان ہر وہی ہر کسر  
 یہ شیخ القدرش ولی خدا  
 یہ احمد جناب لایت  
 ہوا مشک فاک عیش  
 زمین اسے آسمان اور  
 ہوا میں دم عیسیٰ کا نر  
 جو نور ہے نور طور  
 شریعت میں ہر  
 ادھر وہ انسان کمال  
 جو قبہ نور ہے نور  
 فلک سے برتر ہر جہت  
 درود و سجود و نور  
 کروں شہریم دل خال کو  
 دل جہان کے اراں میں گل  
 تیرے فضل سے کو نہر  
 شاہ ولیا مخرج سلم دید  
 ہو عیسیٰ عیسیٰ علیہ السلام  
 عنایت ہو ان کی از  
 شہ کا عیسیٰ حبیب  
 مجھ صدی ہیں ہر پارا

ولی خدا و ولی نبی و جو واقعہ ہے وہ حیران کن خلیل الہی ہونے کو نظر	جباب و ولی نبی ولایت کے قائل ہیں انکی سچی طریقت شناسا حقیقت نگ	کروں انکی قیامت کی حالت غلامی جو انکی حال ہوئی حسب الہی کے سرور میں	ہم طاقتے باں میں نور مسلم اوی سرور میں وہ باکلی ملی سرور دل و جان میں چنن
	حق جباب ولی الہی	مردوں میں اسی سب عزت کی	

## مناجات بزرگ قاضی حاجی

اے نبی حق رسول اس میں نہیں جس سیم درم کی مجھے سہرا ہوں آلود عصیان	طیلس بزرگان انھی میں نمنا ہو تیری کرم کی مجھے بجو بخشہ دے اپنے احسان	محبت تو اپنی خطا کر مجھے گناہوں کو اپنے پشیمان ہو میں سیکھ رہو کو تو افشا فکر	چہر سب سے اپنا بنا کر مجھے ندامت نہ کر گریبان ہو میں مجھے دن قیامت کے رسوا نہ کر
تیری ذات غماز شارسہ اسیہ کا یہ فہم و مساز ہو کرم سے تو لڑا سیکھ کر کو تو	مرا نفس نہ کن ہے بکار وہی اسکا منس ہو کر رہا وہ تو فنیق و غریب ہو فنیق	پیر میری رو ناصر ہو اسیکے پر کنیں لیل نہا موجہاں وحدت بلا دگر	بلا اسکو شیطان خانہ ضرب وہی اسکا ہدم و ہی نگہا رہی پستی نہ کہا دی اسے
کر تو کر دنیا کے لہو و لب نہ پر و کا الامت امی کر نہ جائے کی کو یہ مساز دل	عبادت میں ہی را در زبرد نور و یہ ظاہر غلامی کر تجی سے کہی جو کہی را ز دل	تجی اپنا خالق سمجھتا ہے سمجھ کر تجھے حاضر نہ ہوا میں تجھ کو حاجت روا	تجی بدل جان شیدا رہے چکا تو آ کر غریب بنایا سوا تیر کس سو کروں انجلا
کیا تو پیدا ہے ہم چہر کیا دین اسلام بہرہ ور میں جس معتقد انکی ہر بات کا	دیا ہو ایساں کرم بھی دیا ہو ایساں قرآن پر ولایت کا شرف کرامات کا	براضی ہو یہ اپنا کیا عنایت کس سو کر حکا گاہ شلم تیری نعمتوں کی نہایت نہیں	محمد کی امت میں پیدا کیا ہو بزرگان میں کا بنا یا عتہ کمال عنایت کی غایت نہیں
ادام کس شکر تیرا حال کہ دنیا میں جہنم میں نہ ہو ہم مرگ ہو افضل سے ہو	مری کیا حقیقت می کیا ہو نرا اچھ حکم زندہ رہوں مرانا تمہو کو ایمان پر	یہی ہے ہر بار ی ای التجا خوشی میں یوں ناغم ہو جا انعام شدہ انیا جب فکر	یہی آرزو ہے ہی عرسا نہ ہو لوں تجھ کو کس حال میں سوال کیرن آسان کرنا



نظاره مستقیم و بی غش و زنج	هم آغوش کن مجرباً و محض	در روز الدین مر و آفرین	روین و نور عالم خیر و بد
مرئی الی کو نرم و شاد و رک	چشمه نه سپنج آباد رک	روین حق پرستیم	یشتیان گمراه و فریب
شیر کو برین میر انعام سے	زبون شتر تک عیش و آرام	شست و شوی و جیب	تیراست یکخواند و یکد
آهین ایجل خواب سے	پریشان دل خستید	سوانز پر آئے جب آفتاب	تار و تپیل ایل خنجر
جگہ و تر عرش اعظم جیجے	غنایت ہوا فل کرم مجھو	دکھایا اگر تشنہ جانی اثر	مچو آب کفر سے میر
عمانہ دہنے تھرین	کھڑا ہوں میں برائش	پھر اسوقت اس امر کو دکھا	جستابا لیسندہ امیدوار
شفاست کہ پر جی کی نصیب	جوین و نور عالم میں	شفیع ہم پیشوایے انام	جناب محمد علیہ السلام
	طفیل نکلے و قهر و خیر	دکھایا جلوت و خاص و صحت	

قطعة تاج رسالہ در احیای جناب موسیٰ محمد کریم خانہ نصرت  
خوشنویس امپروی

رسالہ در زبان فارسیہ  
ز حال خاندان نقشبندان  
چو حسن از الدین احمد کردار و  
نسب نامہ محمد و الف ثانی

مصنف شیخ بدر الدین اہر  
مفصل بود ارادتا با حسن  
بنی نقشبندان نشست ناظر  
مع شجرہ و رسم جماعت

کرم از بہر فتادان تاریخ  
وصال مسکرت فضل و اہر

ترجمہ و تصنیف حضرت مولانا محمد علی صاحب دہلوی نے کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا محمد علی صاحب دہلوی نے مولانا محمد علی صاحب دہلوی کے ہاتھ سے لکھی ہے۔

